اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ

مئی
2011ء

ہجرت
1390 ہش

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ

(القرآن)

ماہ مئی ۲۰۱۱ء میں دارالصناعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں فارغ التحصیل طلباء
کو سندات تقسیم کرتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس

اس موقع پر فارغ التحصیل طلباء اور اسٹاف دارالصناعت کی
محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے ہمراہ گروپ فوٹو

جلسہ سالانہ بھدرک، اُڑیسہ کے موقعہ پر محترم ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت
خطاب فرماتے ہوئے۔

جماعت احمدیہ سورو، اُڑیسہ کی طرف سے مریضوں میں پھل تقسیم کرتے ہوئے
محترم نائب ناظم وقف جدید ارشاد

جامعۃ المبشرین قادیان کی سالانہ تقریب کے موقع پر
محترم پرنسپل صاحب خطاب کرتے ہوئے

اس موقع پر ایک ورزشی مقابلہ کا منظر

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی"
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 30۔ ہجرت 1390 ہش مئی 2011ء شمارہ 5

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن	2
☆ انفاخ النبی ﷺ	3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام	4
☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوب گرامی	6
☆ اداریہ	7
☆ نظم	8
☆ منکرین خلافت کا انجام	9
☆ پردہ عورت کا حفاظتی حصار	17
☆ خلافت کا قیام اور اس کی اہمیت وافادیت	21
☆ حضرت مصلح موعودؓ کی مبلغین کو زرّیں نصائح	29
☆ ملکی رپورٹیں	34
☆ سیدنا بلال فنڈ	36
☆ دارالصناعت میں سندات کی تقسیم	36
☆ Sects in Islam	40

الاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِن وَّرَائِہٖ.
(الحدیث)

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لونؔ

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد

مینیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، سید عبد الہادی، مرید احمد ڈار، شمیم احمد غوری
انٹرنیٹ ایڈیشن : سید اعجاز احمد آفتاب
کمپوزنگ : سید اعجاز احمد آفتاب
دفتری امور : عبد الرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 180 روپے　بیرون ملک : 50 امریکن $　یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 20 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ؕ قَالُوْٓا
اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ○

(البقرہ:31)

ترجمہ:- اور (یاد رکھ) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تو اُس میں وہ بنائے گا جو اُس میں فساد کرے اور خون بہائے جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اُس نے کہا یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ
وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ○ (ص :27)

ترجمہ:- اے داؤد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور میلانِ طبع کی پیروی نہ کرورنہ وہ (میلان) تجھے اللہ کے رستے سے گمراہ کردے گا۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے رستے سے گمراہ ہوجاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (مقدر) ہے بوجہ اس کے کہ وہ حساب کا دن بھول گئے تھے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ. (ابو دائود کتاب الجهاد، باب فی الطاعة)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے خواہ وہ امر اس کے لئے پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ جب تک وہ امر معصیت نہ ہو لیکن جب امام کھلی معصیت کا حکم دے تو اس وقت اسکی اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔

عَنْ اَبِىْ الْوَلِيْدِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ: فِى الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ بُرْهَانٌ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

(مسلم کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء)

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ نیز ہم ان لوگوں سے جو کام کے اہل اور صاحبِ اقتدار ہیں مقابلہ نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ ہم کھلا کھلا کفر دیکھیں اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی برہان آجائے کہ حکام غلطی پر ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے اور حق بات کہیں گے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِىْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ.

(مسلم کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا (صرف قانونی چارہ جوئی کی حد کے اندر رہنا) اور اسکی اطاعت کرنا واجب ہے۔

☆☆☆

کلام الامام المہدی علیہ السلام

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلۃ: 22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا (سورۃ النور آیت:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق

منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس 40 دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو۲ قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو۲ جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا ہے اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔‘‘

(رسالہ الوصیت صفحہ 6 تا 8)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوبِ گرامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النّاصــــر

لندن
24-03-11

مکرم صدر صاحب و جملہ ممبران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی وفات پر آپ کا تعزیتی خط موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک اور ہمیشہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ایک نہایت متقی بزرگ انسان تھے۔ بڑے دعا گو، خاموش طبع، غریبوں کے ہمدرد اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنے والے وجود، قرآن کریم سے محبت اور اس کی بکثرت تلاوت کرنا آپ کے معمولات میں ایک نمایاں چیز تھی۔ چھوٹوں بڑوں سب کے ساتھ بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ طبیعت میں درویشی، عاجزی اور انکساری بہت زیادہ تھی۔ تمام زندگی دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور حقیقت میں آپ کے گھر میں رعبِ دجال کبھی نہیں آیا۔ اللہ کرے کہ ہمیشہ آپ جیسے مخلص اور باوفا اور سلسلہ سے محبت کرنے والے وجود جماعت کو نصیب ہوتے رہیں اور آپ کی دعائیں آپ کی اولاد کے حق میں پوری ہوں اور انہیں بھی اپنے بزرگ آباء واجداد کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ملتی رہے۔ اللہ آپ کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق دے۔ اللہ آپ کی تمام مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے اور جملہ نیک تمنائیں پوری کرے۔ اللہ ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد

خلیفة المسیح الخامس

اداریہ

آفتاب و ماہتاب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں سراجاً منیراً کہہ کر آفتاب نور بار قرار دیا ہے۔ Solar System میں آفتاب و ماہتاب کا ایک عظیم امتزاج ہے۔ ماہتاب اپنا نور مکمل طور پر آفتاب سے حاصل کرتا ہے اور پھر اس نور کو ہر جہت میں پھیلاتا ہے۔ یہ ایک کھلی اور مسلم حقیقت ہے کہ ماہتاب کے پاس اپنی ذاتی روشنی کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کے پاس جو بھی ہے آفتاب سے کامل انعکاس کی صورت میں ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب نور بار قرار دینے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس روحانی نظام شمسی میں بھی ایک ماہتاب ہو جو اس روحانی آفتاب سے نور حاصل کر کے شش جہات میں اس کو پھیلائے۔ چنانچہ یہ ماہتاب وہ وجود تھا جس کا چودھویں رات کے چاند کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہونا مقدر تھا۔ اور اس تقدیر کے عین مطابق اس ماہتاب کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں عین چودھویں صدی کے سر پر ہوا۔ اور اس طرح سے اس روحانی نظام میں بھی آفتاب و ماہتاب کا ایک عظیم الشان امتزاج ظاہر ہوا۔

اسی امتزاج کی بناء پر اور نورِ نبوت کے انعکاس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیفہ بھی کہا گیا ہے۔ اور خلیفہ وہ وجود ہے جو ایک ریفلیکٹر کا کردار ادا کرتا ہے یعنی نورِ نبوت کو ریفلیکٹ کر کے اُس کو تمام اطراف میں پھیلاتا ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نور نبوت اور نور ہدایت کو reflect کر کے پھیلانے کا کام خلافت راشدہ نے بخوبی سرانجام دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مقام کے اعتبار سے کامل طور پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اس طرح reflect کیا جس طرح ماہتاب آفتاب کے نور کو reflect کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پوری زندگی اس نور کو ہر جہت میں پھیلانے کا کام کیا اور یہی آپؑ کا اصل منصب بھی تھا۔ آپؑ کے بعد اب اسی نور کو خلفاء احمدیت نے آپؑ سے اس نور کو reflect کر کے شش جہات میں پھیلایا، پھیلا رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یہ کام جاری وساری رہیگا۔ خلافت احمدیہ کے قیام کا یہی مقصد ہے کہ جس نور سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو منور کیا اُس نور کی روشنی کو تا ابد پھیلایا جائے اور سعادتمندوں اور سعید روحوں کو آفتاب نور بار کی نورانی شعاعوں کے ذریعہ حقیقی ہدایت کے راستوں کی طرف راہنمائی کی جائے۔

جماعت احمدیہ کا یہی طرہ امتیاز ہے کہ افراد جماعت اندھیروں اور تاریکیوں میں غلطاں و پیچاں نہیں ہیں بلکہ ہر آن اور ہر لحہ احمدیت کے آسمانِ صداقت پر ایک پُر نور ماہتاب جلوہ گر رہتا ہے جو گمراہی سے ہدایت کی طرف اور ظلمات سے نور کی طرف کے رستے دکھاتا ہے۔ اس ماہتاب کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی تاریکی اور ظلمات میں بھٹک رہا ہے تو یہ اس کی بدبختی اور بدنصیبی ہے جو اُس کو ہدایت کے راستوں کی روشنی سے باز رکھتی ہے۔ (عطاء المجیب لون)

خلا فت دائمی ہو گی

ارشاد عرشی ملک پاکستان

خلا فت کی محبت میں دلوں کو یوں فنا رکھنا
کوئی مسلک اگر رکھنا تو تسلیم و رضا رکھنا

سمعنا اور اطعنا میں چھپی روح خلافت ہے
یہ نکتہ بھول مت جانا اسے دل میں بسا رکھنا

بہت سے ابتلا آئیں گے ہمت ہار مت دینا
سدا با حوصلہ رہنا سدا خوئے وفا رکھنا

خدا کے فضل و احساں سے بہاریں ان گنت آئیں
بہا ریں ان گنت آئیں گی دروازہ کھلا رکھنا

یہ لعل بے بہا ہے گوہر نا یاب ہے پیارو
خلافت کی حفا ظت اپنی جانوں سے سوا رکھنا

اگر منصب خلافت کا کبھی قر با نیاں مانگے
تو جان و مال وقت ،اولاد ، ہر شئے کو فنا رکھنا

یہ راہ عشق ہے اہل یقیں کی رہ گذر ہے یہ
نہ دل میں وسو سہ رکھنا،نہ لب پہ چوں چرا رکھنا

شہادت دو عمل سے جب بھی اقرار وفا باندھو
فقط لفظی شہادت پر نہ ہرگز اکتفا رکھنا

جو اقرار بیعت باندھا ہے یوں اس کو نبھانا ہے
جلا کر کشتیاں ساری خدا کا آسرا رکھنا

خدا کے در پہ رونا گڑگڑانا عاجزی کرنا
کسی انسان کے آگے نہ دست التجاء رکھنا

تمہاری راہ میں حائل نہ ہوں کمزوریاں اپنی
سو استغفار سے دن رات ہونٹوں کو سجا رکھنا

یہ تیر بے خطا ہے نسخہ اکسیر ہے پیارو
خدا کے در پہ پھیلا ئے ہوئے دست دعا رکھنا

اگر تقوی پہ عرشی مرد و ز ن قا ئم رہے دائم
خلافت دائمی ہو گی ، سو خود کو پارسا رکھنا

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

منکرینِ خلافت کا انجام

تقریر جلسہ سالانہ قادیان مئی 2009ء

....از مولانا سید کلیم الدین مربی سلسلہ احمدیہ ....

وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ط لَمْ یَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ o قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ ط قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ج (سورۃ اعراف:12,13)

گلے میں آج تک ابلیس کے جو طوقِ لعنت ہے
یہ لعنت صرف انکارِ خلافت کی بدولت ہے
خلافت ہی کے دم سے آج روشن شمعِ وحدت ہے
خلافت ہی کے دم سے آج فرقِ نور و ظلمت ہے

(قیس مینائی)

قابلِ احترام صدر جلسہ اور معزز سامعین کرام! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے: ’’منکرینِ خلافت کا انجام‘‘ ابھی ابھی خاکسار نے جن آیاتِ کریمہ کی تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ اس طرح ہے:

ترجمہ: ’’اور یقیناً ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں صورتوں میں ڈھالا پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کیلئے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا اُن سب نے سجدہ کیا۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ بنا۔ اُس نے کہا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا اسنے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔‘‘

اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس کو آدم خلیفۃ اللہ سے یہی بغض تھا کہ مَیں تو اس سے بہتر اور اعلیٰ ہوں پھر اس کو مجھ پر فضیلت کیوں دی گئی۔ اور یہی بغض ابلیس کے ساتھیوں کو آدم کے ساتھیوں سے تھا۔ وہ یہ نہیں دیکھ سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو بڑا بنایا ہے بلکہ وہ یہ دیکھتے تھے کہ ہم پر اس کو فضیلت دے دی گئی ہے۔ چنانچہ اس کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے شیطان! تو میرے نظام سے باہر نکل جا کیونکہ تیرا کوئی حق نہیں تھا کہ میری جماعت میں شامل ہوتے ہوئے تکبّر کرتا اور میرے مقرر کردہ خلیفہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتا۔ پس نکل جا۔ کیونکہ ذلت تیرے نصیب میں ہے۔ تجھے ہمیشہ گنہگار قرار دیا جائے گا اور حقیر سمجھا جائے گا اور تجھے جماعتِ حقّہ اسلامیہ سے دھتکارا جائے گا۔

سامعین کرام! اس سے صاف ظاہر ہے کہ مخالفین کا نظام الٰہی کو اپنے آپ سے جدا کر دینا خدائی حکم ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ قرآن مجید اور تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان نے ہر دَور میں حق کی مخالفت کرتے ہوئے فتنہ وفساد پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت آدمؑ کے بعد نئے دورِ روحانی کے آدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں بھی شیطان نے پھر آدم والی حکایت کو دوہرایا۔ چونکہ حضرت ابراہیمؑ سے آگے اسحاق اور اسماعیلی دَور چلنا تھا اسحٰق کی نسل سے موسوی سلسلہ کی بنیاد پڑنی تھی اور اسماعیل کی نسل سے محمدیؐ سلسلہ کی بنیاد پڑنی تھی چنانچہ شیطان نے پھر ایک نئے حملہ کی تجویز کی یعنی بنو اسحاق اور بنو اسماعیل میں رقابت، بغض اور حسد کا مادہ پیدا کیا جس کا ذکر قرآن مجید کے سورہ بقرہ آیت: ۱۱۰ میں موجود ہے۔ اسی طرح شیطان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین کے زمانہ میں بھی وہی حربہ نظام حقہ کے خلاف استعمال کیا جو وہ پہلے دن سے کرتا رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے روزِ ازل سے فرما دیا تھا کہ:

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ط وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا o (بنی اسرائیل:66)

یعنی یقیناً (جو) میرے بندے ہیں ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا اور

(اے میرے بندے) تیرا ربّ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر شیطان کا بس نہ چلا شیطان اور اس کے ساتھی اللہ والوں کے مقابل پر ناکام و نامراد رہے۔ اب دورِ حاضر میں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شیطان نے ایک اور رنگ میں جھگڑے کی بنیاد رکھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا جب وصال ہوا تو جماعت کے سرکردہ لوگوں نے باہم مشورہ سے نئے امام کی جانشینی کے مسئلہ پر غور کیا چنانچہ بزرگانِ جماعت اور ممبرانِ انجمن نے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کو خلیفۃ المسیح منتخب کرنے کے بارہ میں رائے ظاہر کی تو بلاتوقّف ہر ایک نے آپ کے حق میں رائے دی جب حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ کی خدمت میں اکابرین جماعت نے متفقہ طور پر یہ درخواست کی کہ وہ خلافت کی ذمہ داریوں کو سنبھال لیں تو آپؓ نے احباب کے سامنے ایک نہایت پر معارف تقریر فرمائی جس میں آپ نے الٰہی خوشخبریوں کے پورا ہونے کے فلسفہ کے بارہ میں ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ :

''اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سُن لو بیعت بک جانے کا نام ہے ......اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی اگر یہ تمہیں منظور ہو تو میں طوعًا وکرہًا اس بوجھ کو اُٹھاتا ہوں ......اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اُٹھاتا ہوں جس نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ (آل عمران:105) یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی۔''

(الحکم 6 جون 1908ء صفحہ 7,8)

اس تقریر کے بعد بیک زبان حاضرین نے بآواز بلند یہ عہد کیا کہ ہم آپ کے تمام احکام مانیں گے۔ آپ ہمارے امیر ہیں اور مسیح موعودؑ کے جانشین۔ چنانچہ اس اقرار کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے جملہ حاضرین سے جن کی تعداد بارہ سو تھی بیعتِ خلافت لی اور اس طرح قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا جس نے تاقیامت جماعت احمدیہ کے ساتھ رہنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس کی خوشخبری حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو دی تھی۔ شیطان نے دیکھا کہ جو جھگڑے کی بنیاد میں نے روزِ اوّل سے ڈالی تھی وہ ختم ہو رہی ہے چنانچہ اس نے کئی اور رنگ میں فساد اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ اور یہ اس طرح کہ بعض احباب جو دل سے نظامِ خلافت کے اختیار کرنے پر راضی نہ تھے اور جماعت کی بھاری اکثریت کے رجحان سے مرعُوب ہو کر ان کی یہ رائے دب گئی تھی یہ لوگ پہلے دبی زبان سے پھر ایک گروہ کی صورت میں نظام خلافت کے خلاف پروپیگنڈا شروع کردیئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ :

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو ابھی پندرہ دن بھی نہ گزرے تھے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی موجودگی میں مجھ سے سوال کیا کہ میاں صاحب! آپ کا خلیفہ کے اختیارات کے متعلق کیا خیال ہے۔ میں نے کہا اختیارات کے فیصلہ کا وہ وقت تھا جب کہ ابھی بیعت نہ ہوئی تھی جب کہ حضرت خلیفہ اوّل نے صاف صاف کہہ دیا کہ بیعت کے بعد تم کو پوری پوری اطاعت کرنی ہوگی۔ اور اس تقریر کو سُن کر ہم نے بیعت کی تو اب آقا کے اختیارات مقرر کرنے کا حق غلاموں کو کب حاصل ہے؟ (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ فرماتے ہیں) میرے اس جواب کو سُن کر خواجہ صاحب بات کا رُخ بدل گئے اور کہا بات تو ٹھیک ہے میں نے یونہی علمی طور پر بات دریافت کی تھی۔ بہرحال مجھ پر اُن کا عندیہ ظاہر ہو گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ اِن لوگوں کے دلوں میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا کوئی ادب اور احترام نہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح خلافت کے اس طریق کو مٹا دیں جو ہمارے سلسلہ میں جاری ہوا ہے۔''

(اختلاف سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات صفحہ41)

معزز سامعین! خلافت اولیٰ پر ابھی سال بھی نہیں ہوا تھا کہ یہ گروہ جو خلافت کو دل سے تسلیم نہیں کیا تھا باقاعدہ منظّم طریق پر چہ میگوئیاں کرنے خلافت کی قدر و منزلت کو کم کرنے اور جماعت میں پھوٹ اور نفاق پیدا کرنے کی سازش میں لگ گیا۔ ادھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح اور

مہدی کا جانشین منتخب فرمایا تھا مسند خلافت سے وابستگی ، خلافت کا احترام اور اس کے مقام اور تقدس کے متعلق احباب کو ہر طرح سے یعنی تقاریر اور خطبات کے ذریعہ سمجھاتے رہے لیکن اس کے باوجود ان لوگوں کی اصلاح نہ ہوئی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ۔ تب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی جلالی رنگ میں فرمایا:

''اب میں تمہارا خلیفہ ہوں ۔ اگر کوئی کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب نے نور الدین کا ذکر نہیں کیا تو ہم کہتے ہیں ایسا ہی آدم اور ابوبکرؓ کا ذکر بھی پہلی پیشگوئیوں میں نہیں...... تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا ہے اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے ...... پس کان کھول کر سنو، اب اگر اس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو اَعْقَبَھُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ کے مصداق بنو گے ۔''

(بدر 21/اکتوبر 1909ء)

نیز فرمایا:-

''میں نے تمہیں بار بار کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط اس خلافتِ آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا ...... مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا ؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا ۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سر بسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اگر وہ اِبَاء اور اِسْتِکْبَار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی ۔''

(بدر 4 جولائی 1912ء)

پھر منکرین خلافت نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ :-

''حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت کی رُو سے ان کی جانشین انجمن ہے ۔ حضرت صاحب نے کسی فردِ واحد کو اپنا جانشین نہیں بنایا یہ اور بات ہے کہ اس انجمن نے بالاتفاق آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو اپنا مطاع بنا لیا ۔ یہ تو اس کا اپنا ذاتی فعل ہے وہ وصیت کے ماتحت ایسا کرنے پر مجبور نہ تھی ۔''

(تاریخ احمدیت جلد 4، صفحہ 272)

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رِدا کو مجھ سے چھین لے ۔''

(بدر 4 جولائی 1912ء)

نیز حضورؓ نے خلیفہ اور انجمن کے بحث کی وضاحت فرماتے ہوئے نہایت ہی نکتہ کی بات بیان فرما دی جس کے بعد کسی اور وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔

آپ فرماتے ہیں :-

''حضرت صاحبؑ کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ تمہیں کھول کر سناتا ہوں جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور ادھر چودہ اشخاص (یعنی معتمدین صدر انجمن احمدیہ - ناقل) کو فرمایا تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے ۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اس کو اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے ......''

نیز فرمایا:

''تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو ...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے

اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کب معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے۔''

(خطبہ عید الفطر بدر ۲۱/اکتوبر 1909ء)

نیز فرمایا:

''ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکتا وہ یہ کہ میں نے خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے اٹھتّر برس تک انہوں نے خلافت کی ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے یہ بات یاد رکھو میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کیلئے کہی ہے۔''

(بدر 27 جولائی 1910ء)

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد میں ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو اپنے وقت پر بڑی شان سے پوری ہوئی لیکن افسوس صد افسوس یہ منکرین خلافت کا گروہ پھر بھی سبق حاصل نہیں کر سکا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی صحت کافی ناساز ہوگئی تو ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ نے کاغذ قلم لانے کا حکم دیا اور لیٹے لیٹے ایک وصیت لکھی جس میں آپ نے شخصی خلافت کی وصیت فرمائی۔ آپ نے تحریر فرمایا:

''......میرا جانشین متقی ہو، ہر دلعزیز ہو، عالمِ باعمل، حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی درگزر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر اخواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔ والسلام۔'' (الحکم 7 مارچ 1914ء)

یہ وصیت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی مرض الموت میں مولوی محمد علی صاحب سے تین بار حاضرین مجلس کے سامنے پڑھوائی اور اس کی تصدیق کروائی اور فرمایا کیا کوئی بات رہ تو نہیں گئی۔ مولوی محمد علی صاحب جو اپنے دل میں خلافت کے مٹانے کی فکر میں تھے اور تدبیر سوچ رہے تھے اس وصیت کو پڑھ کر حیران رہ گئے کیونکہ وہ اپنی کوششوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ رہے تھے مگر حضرت خلیفہ اوّل کا رعب ان کو کچھ بولنے نہ دیتا تھا۔ باوجود مخالف خیالات کے انہوں نے یہی لفظ کہے ''بالکل درست ہے'' لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی وفات ہوئی تو منکرین خلافت کا یہ گروہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیابی کیلئے مختلف جماعتوں میں کارندے دوڑا دیئے تاکہ تمام جماعتوں میں فوری طور پر ایک ایسا رسالہ تقسیم کر دیا جائے جو انکار خلافت سے متعلق پراپیگنڈے پر مشتمل تھا اور جو پہلے سے ہی تصنیف اور طبع ہو کر اس انتظار میں تیار رکھا ہوا تھا کہ جونہی حضرت خلیفہ اوّل کی وفات ہوگی مقرر کردہ کارکنان ان رسالوں کو فوری لے کر تمام جماعتوں میں تقسیم کر دیں۔ کم و بیش بیس صفحات پر مشتمل اس رسالہ کا خلاصہ یہ تھا کہ:

جماعت میں خلافت کے نظام کی ضرورت نہیں بلکہ انجمن کا نظام ہی کافی ہے۔ البتہ غیر احمدیوں سے بیعت لینے کی غرض سے اور حضرت خلیفہ اوّل کی وصیت کے احترام میں کسی شخص کو بطور امیر مقرر کیا جا سکتا ہے مگر یہ شخص جماعت یا صدر انجمن احمدیہ کا مطاع نہیں ہوگا بلکہ اس کی امارت محدود اور مشروط ہوگی نیز اس رسالہ میں یہ بھی تحریک کی گئی تھی کہ احباب کسی واجب الاطاعت خلافت پر رضامند نہ ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اس رسالہ کی اشاعت کی خبر قادیان میں پھیلتے ہی سوگوار مخلصین جماعت اور فدائیانِ خلافت کی تشویش کی کوئی انتہا نہ رہی۔

چنانچہ حاضر الوقت احمدیوں کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے غلامانِ خلافت کی طرف سے ایک مختصر نوٹ تیار کیا گیا جس میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق خلافت کے نظام کی ضرورت پر زور دیا گیا اور یہ کہ جس طرح حضرت خلیفہ اوّلؓ جماعت کے مطاع تھے اسی طرح آئندہ خلیفہ بھی مطاع ہوگا......

اس نوٹ پر تمام حاضرین نے اپنے دستخط کئے تاکہ یہ اس بات کا ثبوت ہو کہ جماعت کی اکثریت نظام خلافت کے حق میں ہے۔ علاوہ ازیں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے صورتِ حال کے تدارک کیلئے ایک آخری کوشش ضروری سمجھی۔ چنانچہ آپ نے منکرین خلافت کے سامنے یہ بات واضح کی کہ دیکھیں اس وقت سوال اصول کا ہے کسی کی ذات کا نہیں اگر آپ لوگ خلافت کے اصول کو تسلیم کر لیں تو ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر عہد کرتے ہیں کہ مومنوں کی

کثرتِ رائے سے جو بھی خلیفہ منتخب ہوگا خواہ وہ کسی پارٹی کا ہو ہم سب دل و جان سے اس کی خلافت کو قبول کریں گے۔ مگر منکرین خلافت نے اس مخلصانہ اور بااصول پیشکش کو قبول نہ کیا اور ہر قسم کے سمجھوتے سے انکار کر دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 4، صفحہ 582)

پس جب منکرین خلافت حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وصیت کے باوجود نظام خلافت قائم رکھنے پر راضی نہ ہوئے تو ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ قادیان میں حاضر الوقت احمدی جن کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی بعد عصر مسجد نور میں انتخاب خلافت کیلئے جمع ہوئے۔

پہلے نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت خلیفہ اوّل کی وصیت پڑھ کر سنائی جس میں جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی نصیحت تھی بعد اس کے مولانا محمد احسن صاحب امروہیؓ نے کھڑے ہو کر تقریر کی اور فرمایا میری رائے میں ہم سب کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر جمع ہو جانا چاہئے کہ وہی ہر رنگ میں اس مقام کے اہل اور قابل ہیں۔ اس پر ہر طرف سے تائید کی آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں نے اصرار کرنا شروع کر دیا کہ ہماری بیعت لی جائے دوسری طرف منکرین خلافت کے لیڈر مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کوششوں پر پانی پھرتا دیکھ کر کچھ کہنا چاہا لیکن لوگوں نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ جب آپ خلافت ہی کے منکر ہیں تو ہم کس طرح آپ کی بات سننے کیلئے تیار ہوں۔ ادھر چاروں طرف سے لوگ حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف بڑھ رہے تھے کہ حضور ہماری بیعت لیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پہلے تو کچھ تامل کیا پھر جب لوگوں کا اصرار بڑھتا گیا تو آپ نے پوری ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بیعت کیلئے بڑھایا اور بیعت شروع ہوگئی۔ حاضرین نے بڑے اخلاص اور پاک نیت کے ساتھ خلیفہ ثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے نظام خلافت کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا اور منکرین خلافت کو اپنی تمام سازشوں، کوششوں اور تدبیروں میں شکست فاش ہوئی۔ اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی پھر ایک بار بڑی شان سے پوری ہوئی کہ

’’مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘ (رسالہ الوصیت)

معزز سامعین! اگرچہ جمہور نے حضرت خلیفہ ثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے نظام خلافت کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا تھا لیکن منکرین خلافت کا فتنہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ نظام جماعت کے اہم عہدوں پر ابھی منکرین خلافت قابض تھے روپیہ پیسے کی کنجیاں ان کے پاس تھیں ان میں سے اکثر صدر انجمن احمدیہ کے ممبر تھے انتخاب خلافت کے ساتھ ہی انہوں نے جماعت کے تمام ابلاغ و اشاعت کے ذرائع بروئے کار لاتے ہوئے سارے ہندوستان میں نظام خلافت کی تردید میں ایک خطرناک پراپیگنڈا کی مہم شروع کر دی کہ خلافت کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ قادیان میں جو کارروائی ہوئی سب دھوکا اور سازش کا نتیجہ تھی۔ مرزا محمود احمد اور ان کے رفقاء نے اپنے ذاتی مفاد اور اقتدار کی خاطر نظام خلافت کا یہ ڈھونگ رچایا ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام واضح طور پر صدر انجمن احمدیہ کو اپنا جانشین مقرر فرما گئے ہیں۔ نیز یہ کہا گیا کہ ابھی سے ان لوگوں نے دین کو بگاڑنا شروع کر دیا ہے اور اگر نعوذ باللہ اس گمراہ کن غیر ذمہ دار کچی عمر کے نوجوان کی قیادت کو جماعت نے قبول کر لیا تو دیکھتے ہی دیکھتے احمدیت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور قادیان پر عیسائیت قابض ہو جائے گی۔

پھر اسی سے بس نہیں یہ منکرین خلافت کا گروہ مخالفت میں اس قدر بڑھ گیا کہ جھوٹ کا پرہیز بالکل جاتا رہا۔ 22 مارچ 1914ء کو رسالہ ’’پیغام‘‘ میں یہ لکھا گیا کہ:

’’وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی آنکھیں دیکھی ہوئی تھیں انہوں نے اس قسم کی بیعت سے احتراز کیا اور حاضر الوقت جماعت سے نصف کے قریب لوگوں نے بیعت نہ کی۔‘‘ وغیرہ وغیرہ۔

معزز حاضرین! دراصل منکرین خلافت کی یہ ایک سازش تھی کہ کسی طرح احباب جماعت کو حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت سے روکا جائے پھر یہ لوگ جب اپنے اس کوشش میں بھی ناکام ہوگئے تو انہوں نے ایک اور تدبیر سوچی وہ یہ کہ انہوں نے حضرت خلیفہ اوّل کی بیوی اور بچوں کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر خلیفہ اوّل کا بیٹا عبد

الحی صاحب خلیفہ ہو جاتے تو ہم بیعت کر لیتے۔ چنانچہ ان میں سے چند لوگ حضرت مولوی عبدالحیؓ صاحب صاحبزادہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس گئے اور کہا کہ اگر آپ خلیفہ بن جاتے تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ مولوی عبدالحیؒ صاحب نے ان کو جواب دیا کہ:

''یا تو آپ کو آپ کے نفس دھوکا دے رہے ہیں یا آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ بنتا تب بھی آپ میری اطاعت نہ کرتے۔ اطاعت کرنا آسان کام نہیں ہیں۔ اب بھی تمہیں حکم دوں تو تم ہرگز نہ مانو۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ ہمیں حکم دیں پھر دیکھیں کہ ہم آپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں۔ مولوی عبدالحی صاحب نے کہا اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جاؤ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لو یہ بات سن کر وہ لوگ بغلیں جھانکنے لگے اور کہنے لگے یہ تو نہیں ہوسکتا۔'' (بحوالہ الفضل 4 راگست 1937)

الغرض انہوں نے ہر طرح سے کوششیں کر لیں کہ کسی طرح خلافت احمدیہ کو ختم کر دیں لیکن ہر میدان میں ناکام و نامراد رہے اور ذلت کی ماریں کھائیں۔ تب انہیں یقین ہو گیا کہ اب قادیان میں کسی قسم کی کامیابی نہیں مل سکتی کیونکہ قادیان میں لوگوں میں سب کے سب سوائے چار پانچ آدمی کے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت میں شامل ہو چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ لاہور کو اپنا مرکز بنائیں۔ مولوی محمد علی صاحب قادیان سے جانے کا بہانہ یہ بنائے کہ گرمی کے سبب پہاڑ پر ترجمہ قرآن کا کام کرنے کیلئے جا رہا ہوں اور اس کے لئے حضرت خلیفہ اوّل کی زندگی میں ہی میں نے انجمن سے رخصت لے رکھی تھی اور ہوا یہ کہ مولوی محمد علی صاحب چند ماہ رخصت کے بہانے ترجمہ قرآن کے کام کے حوالہ سے قادیان سے چلے گئے اور قریباً تین ہزار روپے کا سامان کتب، ٹائپ رائٹر وغیرہ اپنے ساتھ لے گئے۔ بعد میں وہ تمام کتب اور اسباب جو وہ لے گئے تھے واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ فتنہ جو انکار خلافت کی صورت میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کے عہد مبارک سے ہی بار بار سر اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا بالآخر تقدیر الٰہی نے خلافت ثانیہ کے آغاز ہی میں اس کی مرکزی جڑوں کو قادیان کی سرزمین سے اکھاڑ پھینکا اور اس گروہ کا تعلق احمدیت کے مرکزی تنے سے ہمیشہ ہمیش کیلئے کٹ گیا اور وہ بات پوری ہوئی جس کی اطلاع قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے دی تھی جس میں ایک گروہ کے کٹ کر جماعت سے الگ ہونے کی واضح خبر تھی۔

معزز سامعین! منکرین خلافت کا انجام اس قدر خوفناک اور افسوسناک ہے جس کے بیان کیلئے الفاظ نہیں ان کے اس انجام کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور خود ان کو بھی دے دی تھی وقت کی رعایت سے صرف چند ایک کا ذکر کروں گا۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ جو خواجہ کمال الدین صاحب کے استاد بھی تھے انہیں ایک مکتوب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خود ان کے رؤیا یاد دلاتے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

''ایک رؤیا مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آپ کو سناتا ہوں (......اس رؤیا کے بہت سے گواہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں اگر آپ کو انکار یا شک ہو تو وہ حلفیہ شہادت سے آپ کو یقین دلا سکتے ہیں) اس رؤیا کی صحت میں کچھ بھی شک نہیں وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں اور مولوی نورالدین صاحب مسجد میں ہیں اس وقت کیا دیکھتا ہوں کہ خواجہ کمال الدین دیوانوں کی طرح مجھ پر بار بار حملہ کرنے کیلئے دوڑتا ہے اور سر سے ننگا ہے تب میں نے حکم دیا کہ اس کو مسجد سے نکال دیا جائے۔'' (حضرت مولوی راجیکی صاحبؓ فرماتے ہیں- ناقل) گو الفاظ میں فرق ہو مگر مضمون یہی ہے۔ اس خواب سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ آپ کا مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے انکار کرنا اور آپ کے بعد آپ کی خلافت سے اعراض کرنا بحکم یَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ محض دنیا طلبی اور زر پرستی کی وجہ سے ظہور میں آیا۔''

اسی طرح دوسرا رؤیا خود خواجہ کمال الدین صاحب کا ہے جو خواجہ صاحب نے اپنے استاد حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کو سنائی تھی۔ حضرت مولوی راجیکی صاحبؓ فرماتے ہیں آپ نے مجھے غالباً ۱۹۱۰ء میں سنائی۔ آپ نے بیان

فرمایا تھا کہ: ’’میں نے دیکھا ہے کہ ایک ریل گاڑی اپنی لائن پر بڑی خوبی کے ساتھ جارہی ہے اوراس کے مقابل ایک اور گاڑی کو میں نے ایک واہن (باہی ہوئی زمین) میں ڈال کر چلانا چاہا ہے اس نظارہ کے بعد آنکھ کھل گئی۔‘‘

حضرت راجیکی صاحبؓ خواجہ صاحب کو یہ رؤیا یاد دلا کر فرماتے ہیں یہ رؤیا بھی آپ کے لئے بہت بڑی حجت ہے اس رؤیا کی صداقت حضرت خلیفہ ثانی کے مبارک عہد کے آغاز میں ظہور میں آگئی۔ اور آپ نے دیکھ لیا کہ آپ نے کس طرح خلافتِ حقہ کی گاڑی کے مقابل بغاوت کے طور پر علیحدہ گاڑی بغیر کسی لائن کے چلانی چاہی آپ کا واہن میں گاڑی کو چلانے کیلئے ڈالنا جس ناکامی اور نامرادی کی خبر دیتا ہے وہ واقعات کی تصدیق سے ظاہر ہے۔‘‘

(الفضل 28 ستمبر 1955ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتا دیا تھا:

اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ (تذکرہ صفحہ 436) اس موقعہ پر یہ الہام عظیم الشان رنگ میں پورا ہوا۔ منکرین خلافت کے لیڈر قادیان سے چلے جانے کے بعد یہ کہا جاتا تھا کہ اب وہاں کوئی آدمی کام کے قابل نہیں رہا زیادہ دن نہ گزریں گے کہ قادیان کا کام بند ہو جائے گا اور یہ جگہ عیسائیوں کے قبضہ میں ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے زبردست نشانوں سے ثابت کر دیا کہ میرا یہ سلسلہ شخصیت پر نہیں بلکہ اس کا متکفل میں خود ہوں چاہوں تو اس سے جو کم علم حقیر اور بچہ قرار دیا گیا کام لے لوں الغرض اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے جلال کا ثبوت دیا کہ احمدیت اس کا لگایا ہوا پودا ہے اس کو کوئی نہیں اکھاڑ سکتا۔ خلافت اس کا قائم کردہ نظام ہے اس کو کوئی ختم نہیں کر سکتا اور قادیان اس کی پیاری بستی ہے اس کی حفاظت کے نیچے ہے اسے کوئی نہیں اُجاڑ سکتا۔ وعدۂ الٰہی کے مطابق نظام خلافت کا انکار اور اس کی مخالفت کرنے والے ذلیل و رسوا ہوئے۔ جماعتِ حقہ اسلامیہ سے دھتکارے گئے اور اپنے ناپاک ارادے اور سازشوں میں ناکام و نامراد رہے۔ زمانہ شاہد ہے منکرین خلافت نے نظام الٰہی کے مقابل ایک خود ساختہ نظام چلانا چاہا جس کا عبرتناک انجام دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کے حق میں عظیم الشان کامیابی اور انعامات کی پیش خبری دی تھی منکرین خلافت ان تمام انعامات سے محروم رہے۔ پھر یہ بدبختی بھی انکار خلافت کا ہی نتیجہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مولد، مسکن اور مدفن اور احمدیت کا دائمی مرکز قادیان دارالامان، مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ ہمیشہ ہمیش کیلئے ان سے چھن گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی ذریت طیبہ جو ہر ایک الٰہی بشارتوں کے تحت پیدا ہوا جن کے حق میں حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر قبل از وقت پیشگوئیاں فرمائیں اور اللہ کے فضل سے وہ تمام پیشگوئیاں اپنے اپنے وقت میں من وعن پوری ہوئیں۔ ان کے تئیں دلوں میں عداوت اور بغض بٹھا کر ان سے اپنا روحانی رشتہ توڑا۔ اسی طرح وہ مقبرہ بہشتی اور نظام وصیت جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی حکم کے تحت رکھی تھی جس انجمن کے یہ لوگ ممبر اور سیکرٹری تھے اس نظام سے خشک ٹہنی کی طرح کاٹ کر پھینک دیئے گئے یہ سب صرف اور صرف انکار خلافت کی وجہ سے ہوا۔ دنیا میں اس قدر ذلت اور عبرتناک انجام کو دیکھنے کے بعد اس گروہ کے افراد جو زندہ موجود ہیں انہیں آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔ اس کا تدارک یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کرتے ہوئے اس کے قائم کردہ نظام خلافت کو صدق دل سے قبول کر لیں اور خلیفہ برحق سے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان برکات اور نعمتِ خداوندی کے حق دار بن سکتے ہیں جن سے ہم غلامان خلافت فیض پا رہے ہیں۔

ہم اپنے کامل ایمان اور یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم بفضلہ تعالیٰ نظام خلافت سے وابستگی کے نتیجہ میں آسمانی بارش سے بھرپور حصہ پا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی پاتے رہیں گے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے فرمایا تھا:-

’’...... تم جو اپنے آپ کو اتحاد کی رسّی میں جکڑ چکے ہو خوش ہو جاؤ کہ انجام تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہو گے اور اس کے فضل کی بارش انشاء اللہ تعالیٰ تم پر اس زور سے برسیں گی کہ تم حیران ہو جاؤ گے۔‘‘ (اشتہار بعنوان ’’کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔‘‘ 1914ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام منکرین خلافت کو خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

N

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

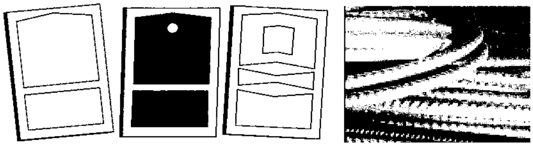

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near
Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

BRB

OFFSET PRINTERS AND PUBLISHERS

BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Ph.: 2769809

MBC **Mustafa** BOOK COMPANY

(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)

Fort Road, Kannur - 1

Cell : 9943720000

N

National Mobiles

Accessories & Spares

9, Perumal Chetty Street,
Pollachi - 642 001,

21/3, Krishna Samy Street,
Pollachi - 642 001,

17/7, Karumathampatti,
Somanur - 641 659,

479, Anupparpalalyam,
Thirupur - 641 652.

TAMIL NADU

Laiq Ahmad Farooqi (Prop.)

FAROOQI ARTS

Cell : 9829405048
9814631206
O) 0141-4014043
R) 0141-2305668

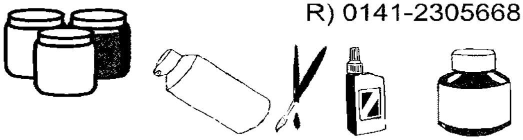

Lucky Enterprises

We Deals In : *Sticker Roll *Grinding Wheel *Belt, felt *Gun *China Books *Abrasive Stone *U. V. Glue *Cerium Oxide *Colours *Glass Cutter *All Glass Tools & Various Allied *Crystal Acid *Chemicals & Acids.

597, Jailal Munshi Ka Rasta,
Chandpole Bazar, Jaipur-1,
E-mail : lucky08_dec@yahoo.com

پردہ عورت کا حفاظتی حصار

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد پاکستان
arshimalik50@hotmail.com

اسلام نے پردے کی شکل میں عورتوں کو اپنا علیحدہ تشخص عطا کیا ہے۔انہیں اپنے مستقل وجود کا احساس دلایا ہے۔مردوں کی ہوس کا اسیر ہونے سے بچایا ہے۔بلکہ پردے کی شکل میں وہ ہتھیار عطا کیا ہے جو ان کے تحفظ کا ضامن ہے۔

لیکن آج ہم ایک ایسے دور میں داخل ہو چکے ہیں، جہاں خواتین کی آزادی،حقوق،مرد و زن کی مساوات،انسانی آبادی کی بہبود اوور روشن خیال تہذیب جیسے نعروں کی آڑ لے کر شیطانی تہذیب عام کرنے والے افراداور ادارے اپنا شر انگیز کام کررہے ہیں۔

بدقسمتی سے دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ،اس شیطانی تحریک کا سب سے موثر ذریعہ بن چکے ہیں اور اخبارات ورسائل بھی دانستہ یا نادانستہ اس عمل میں استعمال ہو رہے ہیں۔شیطانی تہذیب کے فروغ کے لئے کام کرنے والوں کا سب سے بڑا ہدف مسلمانوں کی نئی نسل اور خواتین ہیں،وہ انہیں گمراہ کر کے انسانیت کے لئے روشنی کی آخری کرن بھی ختم کر دینا چاہتے ہیں۔''حقوقِ نسواں'' کے نام پر''بربادیِ نسواں'' کا کام کرنے والی بہت سی تحریکیں سرگرم ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ انہیں کے ہتھیار سے ان پر جوابی حملہ کیا جائے اوران کو بتایا جائے کہ تمہاری تہذیب کو چھوڑ کر اسلام کی طرف رجوع کرنے والی نومسلم عورتوں کے پردے کے بارے میں خیالات کیا ہیں؟ اور تمہاری نمائشی اور جھوٹی چکاچوند والی تہذیب کے بارے میں،خیالات کیا ہیں؟

اسی غرض سے یہ چند اقتباسات اکٹھے کیے گئے ہیں۔

کارلو لالاندلوسیا: سابقہ نام ۔شریفہ: اسلامی نام ۔ملک کا نام:امریکہ

بطور غیر مسلم مغربی سوسائٹی میں رہتے ہوئے نظریہِ شرم وحجاب کی میرے ذہن میں کوئی خاص اہمیت نہ تھی۔اپنی نسل کی دیگر خواتین کی طرح میں بھی اسے ایک فضول اور دقیانوسی چیز شمار کرتی تھی۔مجھے ان مسلمان عورتوں پر ترس آتا جو برقع پہنے ہوئے ہوتیں یا پھر''بیڈ شیٹ'' لپیٹے سڑکوں پر چلتی پھرتی نظر آتیں۔میں حجاب والی چادر کو بیڈ شیٹ ہی کہتی تھی''

جب اللہ نے میری راہنمائی فرمائی اور میں نے مسلمان ہو کر حجاب پہنا،تو بالآخر اس ماحول سے نکلنے میں کامیاب ہوگئی۔جس میں میں رہ رہی تھی۔اب میں اُس سوسائٹی کو اس کے اصل رنگ وروپ میں دیکھنے کی بھی اہل ہوگئی۔اب میں دیکھ سکتی تھی کہ اس سوسائٹی میں سب سے زیادہ قدر ان خواتین کی ہوتی ہے جو عوام کے سامنے اپنے آپ کو سب سے زیادہ ننگا کر دیتی ہیں۔مثلاً اداکارائیں،ماڈل گرلز اور ڈانسرز وغیرہ۔

میں اللہ تعالیٰ کی شکر گذار ہوں کہ جس نے سر پر اسکارف پہننے کے بعد مجھے ایک پہچان دی۔میں ان لوگوں سے دور ہوتی گئی،جو کسی طرح بھی میری روح اور دل سے ہٹ کر میری شناخت کرتے تھے۔جب میں نے سر کو ڈھانپ لیا تو میں حسن وجمال کے اشتعال کے باعث ہونے والے استحصال سے بچ گئی۔جب میں نے سر کو ڈھانپا تو لوگوں نے دیکھا کہ میں اپنا احترام کرتی ہوں تو وہ بھی میرا احترام کرنے لگے۔

میں نے سر کو ڈھانپ کر سچائی کے لئے اپنے ذہن کو کھول دیا''۔

یاسمین:اسلامی نام۔سابقہ نام:للی۔سابقہ مذہب:عیسائیت۔ملک کا نام:فرانس

اُن سے جب پاکستان کے بارے میں ان کے خیالات پوچھے گئے تو انہوں نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا

''سب سے زیادہ دکھ اور حیرت اس بات پر ہوئی کہ ایک مسلمان ملک میں خواتین پردے کے بغیر کھلے عام گھومتی ہیں۔فرانس میں تو ہمیں پردے میں دقت پیش آتی ہے لیکن پاکستان میں تو کوئی وجہ نہیں کہ پردے کے احکامات پر عمل نہ کیا جائے۔کاش یہ خواتین مغربی

تہذیب کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں،تو پھر کبھی اس کی تقلید کی خواہش نہ کریں۔بے حجابی عورت کو بے وقعت بنا دیتی ہے،اسلام نے عورت کو بے حساب عظمت عطا کی ہے۔۔۔۔اسلام میں عورت ایک ہیرے کی مانند ہے۔جبکہ مغربی

تہذیب میں محض ایک پتھر ہے جو ادھر اُدھر لڑھکا دیا جاتا ہے۔ خدارا مغربی تہذیب کی چکا چوند پر مت جایئے۔ دُور کے ڈھول سہانے ہیں۔ ایک قدم اللہ کی طرف اٹھایئے اللہ خود بڑھ کر آپ کو تھام لے گا۔

کملاداس: سابقہ نام۔ ثریا: اسلامی نام۔ سابقہ مذہب: ہندو۔ ملک کا نام: بھارت

''مجھے مسلمان عورتوں کا برقعہ بہت پسند ہے۔ میں پچھلے ۲۴ برسوں سے پردے کو ترجیح دے رہی ہوں۔ جب کوئی عورت پردے میں ہوتی ہے تو اسے احترام ملتا ہے، کوئی اس کو چھونے اور چھیڑنے کی ہمت نہیں کرسکتا۔ اس سے عورت کو مکمل تحفظ ملتا ہے۔

اس ایک سوال پر کہ کیا برقعہ آپ کی آزادی کو متاثر نہیں کرتا؟ ثریا نے کہا:

''مجھے آزادی نہیں چاہیے، مجھے اپنی زندگی کو باضابطہ اور باقاعدہ بنانے کے لئے گائیڈ لائین کی ضرورت تھی۔ ایک خدا کی تلاش تھی جو تحفظ دے۔ پردے سے عورت کو مکمل تحفظ ملتا ہے۔ پردہ تو عورت کے لئے ایک بُلٹ پروف جیکٹ ہے۔''

خولہ لگاتا۔ سابقہ مذہب: عیسائیت۔ ملک کا نام: جاپان

''اگرچہ میں حجاب کی عادی نہ تھی، لیکن اپنے مذہب کو تبدیل کرنے کے بعد فوراً ہی اس کا فائدہ محسوس کرنے لگی۔ مسجد میں اتوار کے اسلامی لیکچر میں پہلی مرتبہ شامل ہونے کے چند دن بعد میں نے سکارف خریدا۔ مجھ سے کسی نے سکارف پہننے کو نہیں کہا تھا۔ میں مسجد اور وہاں کی دوسری مسلمان بہنوں کے احترام میں ایسا کرنا چاہتی تھی۔ میں اتوار کی آمد کے لئے بے قرار تھی۔ لیکچر روم جانے سے پہلے میں نے وضو کیا اور سکارف پہنا۔ اس تجربے نے مجھے اتنا مسرور اور مطمئن کیا کہ وہاں سے نکلنے کے بعد بھی اس مسرت کو اپنے دل میں محفوظ کرنے کے لئے میں سکارف پہنے رہی۔ عوام میں یہ میرا سکارف پہننے کا پہلا مظاہرہ تھا۔ اور مجھے اپنے اندر ایک فرق کا احساس ہوا۔ میں نے اپنے آپ کو پاکیزہ اور محفوظ سمجھا۔ مجھے احساس ہوا کہ میں اللہ سبحان وتعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگئی ہوں۔

میں اپنے نئے ماحول میں مطمئن تھی۔ حجاب صرف اللہ کی اطاعت ہی کی علامت نہیں تھا بلکہ میرے عقیدے کا برملا اظہار بھی تھا۔ ایک حجاب پہننے والی مسلمان عورت جمِ غفیر میں بھی قابلِ شناخت ہوتی ہے۔ اس کے برعکس کسی غیر مسلم کا عقیدہ الفاظ کے ذریعے بیان کرنے پر ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ یہ میرے عقیدے کا واضح اظہار ہے۔ یہ دوسروں کے لئے اللہ تعالیٰ کے وجود کی یاددہانی، اور میرے لئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے اور سپرد کرنے کی یاددہانی تھی۔ میرا حجاب مجھے مستعد ہونے پر آمادہ کرتا ہے کہ ''ہوشیار ہو جاؤ'' تمہارا طرزِ عمل ایک مسلم کی طرح ہونا چاہیے۔ جس طرح پولیس کا ایک سپاہی اپنی وردی میں اپنے پیشے کا لحاظ رکھتا ہے۔ اسی طرح میرا حجاب بھی میری مسلم شناخت کو تقویت دیتا ہے۔''

آخر میں ایک برٹش ٹیلی ویژن کے عملہ کی ایک خاتون ''میری واکر'' کے مضمون کا اقتباس مناسب ہوگا۔ جس نے پردہ یا حجاب کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ خاتون Living Islam سیریز کے فلمائے جانے کے دوران مختلف اسلامی ممالک میں گئیں۔ وہ لکھتی ہیں کہ:

میں دو نائجیرین خواتین زینہ اور فاطمہ سے بھی ملی۔ یہ دونوں خواتین بھی اعلیٰ درجہ کی تعلیم یافتہ تھیں لیکن اب مغربی طرزِ زندگی کو چھوڑ کر باپردہ زندگی گذار رہی تھیں۔ جب انہوں نے بولنا شروع کیا تو ان کے جوابات میں مجھے اپنی اقدار پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

اُن کا کہنا تھا کہ ''نقاب ایسے طرزِ زندگی کو دھتکارنے کا نام ہے جو عورت کی تذلیل کا موجب ہے جبکہ اسلام نے عورت کو عزت ووقار کے ایک بلند مرتبہ پر فائز کیا ہے۔ یہ آزادی نہیں کہ جہاں تم عورتوں کو برہنہ ہونے پر مجبور کرو صرف اس لئے کہ مرد عورتوں کو برہنہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ تو ظلم ہے ظلم .... جس طرح تمہاری نظروں میں نقاب مسلمانوں کے ظلم کا عنوان ہے بالکل اسی طرح ہماری نظروں میں منی سکرٹ اور مختصر بلاؤز ظلم کی علامت ہیں''۔

میری واکر نے کہا کہ ''مغرب میں مرد عورتوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ وہ ہمیں یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم آزاد ہو چکی ہیں، لیکن درحقیقت ہم مردوں کی نگاہوں کی اسیر ہو چکی ہیں۔ چاہے میں لباس کے بارے میں کتنا ہی اپنی خواہش پر اصرار کروں۔ لیکن میں اس بات سے انکار نہیں کرسکتی کہ میرا انتخاب اکثر اس بات کا مرہونِ منت ہوتا ہے کہ میں کس لباس میں مردوں کو زیادہ پُرکشش نظر آؤں گی۔

ایک حد تک مسلمان خواتین مجھ سے زیادہ آزاد ہیں۔ کیونکہ مجھے اپنی قسمت پر اختیار کم ہے۔ اب میں ان خواتین کو یہ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں کہ وہ ظلم کا شکار ہیں اور میں نہیں ہوں۔ میری زندگی بھی مردوں کے دائرۂ اثر سے خالی نہیں جیسا کہ ان کی لیکن مجھ سے تو انتخاب کی آزادی تک چھین لی گئی ہے۔ ان خواتین کے حالات اور دلائل نے بالآخر میری اپنی آزادی کے بارے میں، اپنے تصورات کی خامیوں کو مجھ پر آشکار کر دیا۔“

میری واکر کے مضمون کا یہ اقتباس اور یہ ”حُسنِ اعتراف“ اہل مغرب کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔ اور ان مسلمان اور احمدی خواتین کی آنکھیں کھول دینے کے لئے بھی جو اندھا دھند مغربی عورت کی نقالی میں مصروف ہیں۔ اُن کو یہی پیغام دینا چاہوں گی کہ:

ہم کو آزادی نہیں عرشی خدا درکار ہے
ہم بہت مسرور ہیں پردے میں قصہ مختصر

اعلاناتِ دُعا

1۔ خاکسار کی تائی جان مکرمہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ربوہ پاکستان مورخہ 25 مارچ کو وفات پا گئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گذار، غریب پرور اور قادیان اور خلافت سے محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔ یکم اپریل 2011ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کا ذکر خیر کر کے نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ مرحومہ کی درجات کی بلندی اور مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء ہونے کے لئے قارئین عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (سید عبدالہادی، مربی سلسلہ)

2۔ خاکسار کے والد مکرم محمد رشید صاحب صدیقی آف کانپور کو ڈاکٹر نے Prostate کینسر کا مریض تشخیص کیا ہے۔ اس کے مزید نہ بڑھنے کی غرض سے ایک چھوٹا سا آپریشن بھی کیا گیا ہے اور مزید علاج کے لئے احتیاطاً ممبئی بھیج دیا گیا ہے۔ قارئین مشکوٰۃ سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر والد صاحب کو مکمل شفایابی عطا فرمائے۔ نیز والدہ صاحبہ بھی شوگر کی مریضہ ہیں ان کی صحت وسلامتی کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے اور خاکسار کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے اور صحت وسلامتی کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (محمد شاہد صدیقی آف کانپور، یو. پی.)

قائدین مجالس وخریداران مشکوٰۃ متوجہ ہوں

جملہ قائدین مجالس وخریداران مشکوٰۃ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ مشکوٰۃ کے مالی دورہ پر درج ذیل تفصیل کے مطابق نمائندگان مشکوٰۃ ماہ جون و جولائی میں جارہے ہیں نمائندگان چندہ مشکوٰۃ کے علاوہ توسیع خریداران مشکوٰۃ اور عطایا مشکوٰۃ کی وصولی کریں گے۔ جملہ قائدین کرام اور خریداران مشکوٰۃ اور احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(ا) مکرم رفیق احمد صاحب بیگ مینجر مشکوٰۃ ومہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ وادی کشمیر
(۲) مکرم شمیم احمد صاحب غوری ایڈیشنل معتمد بھارت۔ کیرلہ
(۳) مکرم نبیل احمد صاحب بھٹی نمائندہ مشکوٰۃ۔ پونچھ وراجوری
(۴) مکرم محمد یحیٰ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔ یوپی، گوالیار

(مینجر مشکوٰۃ)

Shop: 0497 2712433 Mob. : 9847146526
: 0497 2711433

JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

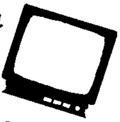

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

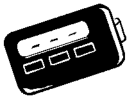
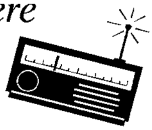

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥

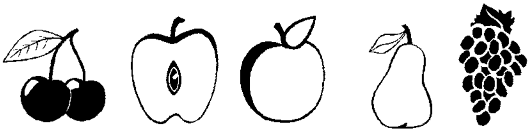

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

Zishan Ahmad Amrohi
(Prop.)

Cell : 9720171269, 9720001269

ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, geans Pants etc.)

ADNAN ELECTRONICS
(12 Volt D.C. Table Fan Manufacturing)

SHAN TRADING COMPANY
Wholesaler of
TANDU LEAVES AND TOBACCO

Ghar Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

خلافت کا قیام اور اسکی اہمیت وافادیت

﴿از رفیق احمد بیگ مدرس جامعۃ المبشرین قادیان﴾

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوا مِنکُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِیْ الْأَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِن قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِیْ ارْتَضَی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُم مِّن بَعْدِ خَوْفِھِمْ أَمْناً یَعْبُدُونَنِیْ لَا یُشْرِکُونَ بِیْ شَیْئاً وَمَن کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَأُوْلٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُونَ (سورۃ النور آیت: 56)

ترجمہ:-تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

خلافت نور رب العلمین ہے
خلافت ظلّ ختم المرسلین ہے
خلافت حرز جانِ مومنین ہے
خلافت دین کا اک حصن حصین ہے

آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ کے ساتھ قیام خلافت کو مشروط فرمایا ہے فرمایا کہ جبتک مومنین کی جماعت اعمال صالحہ پر قائم رہے گی تب تک اُن کو اس نعمت عظمیٰ کے ذریعہ سے تمکنت بخشتا چلا جائے گا۔ دیگر نکات کے علاوہ اس آیت کریمہ میں سات امور کا بالوضاحت ذکر فرمایا ہے:-

(۱) مومنین سے وعدہ استخلاف (۲) خلفاء کی مماثلت پہلے خلفاء سے (۳) خلفاء کے مسلک کی تائید ایزدی (۴) خلفاء کے زمانہ میں پیدا شدہ خوفوں کو امن سے بدلنا (۵) خلفاء کا توحید پرست ہونا (۶) خلفاء کا غیر اللہ سے مستغناء ہونا (۷) خلفاء کے منکرین اور اُن کا انجام۔

عربی لغت میں خلیفہ کے جو معنٰی بیان ہوئے وہ اس طرح سے ہیں:-

اَلْخَلِیْفَۃُ مَنْ یَقُوْمُ مَقَامَ الذَاھِبِ وَیَسُدُّ مَسَدَّہٗ

(النھایۃ جلد 1 صفحہ 315 بحوالہ رسالہ فرقان مئی 1966ء صفحہ 18)

کہ خلیفہ وہ ہوتا ہے جو کسی جانے والے کی جگہ پر کھڑا ہو۔ اور اس کے جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کردے۔ علامہ بیضاوی نے خلیفہ کے معنٰی بیان کرتے ہوئے لکھا:-

اَلْخَلِیْفَۃُ مَنْ یَّخْلِفُ غَیْرَہٗ وَیَنُوْبُ مَنَابَہٗ (تفسیر بیضاوی جلد 1 صفحہ 59) کہ خلیفہ وہ ہوتا ہے جو کسی دوسرے شخص کے بعد آئے اور اسکی قائمقامی کرے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

''شرعی لحاظ سے خلیفہ کے یہ معنٰی ہونگے کہ وہ پیشرو اور حاکم جس کے اوپر اور کوئی حاکم نہ ہو۔ (اقرب)'' (تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 272-273)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفہ کے معنٰی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''خلیفہ کے معنٰی جانشین کے ہیں۔ جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں۔ انکو خلیفہ کہتے ہیں۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 383)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریمؐ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو۔ کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے لئے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔

حضرت مصلح موعودؓ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''اللہ

تعالیٰ نے فرشتوں سے ایک وعدہ کیا اور انہیں اپنی طرف سے زمین میں آپ کھڑا کیا اور جنہوں نے ان کا انکار کیا انہیں سزا دی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آدمؑ ان معنوں میں بھی خلیفہ تھے۔ ایک پہلی نسل کے تباہ ہونے پر انہوں نے اور انکی نسل نے پہلی قوم کی جگہ لے لی۔ اور ان معنوں میں بھی خلیفہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ ایک بڑی نسل جاری کی۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم ششم صفحہ:371)

اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت داوٗدؑ کی خلافت کا ذکر کرتے ہوفرماتا ہے:-

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعْ الْهدٰى. (سورہ ص آیت: 27) یعنی اے داوٗد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے حضرت داوٗدؑ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اس لئے معلوم ہوا یہاں خلافت سے مراد نبوت ہی ہے۔

کائنات کے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ سے لے کر کہکشاں تک میں جو وحدت پائی جاتی ہے یہ جہاں ہمیں خدائے واحد یگانہ کی طرف توجہ دلاتی ہے وہاں اس میں بنی نوع انسان کی معاشرتی زندگی کے لئے ایک شاندار سبق مضمر ہے کہ دنیا کا کوئی بھی نظام، کوئی بھی کاروبار مرکزیت کے بغیر مکمل نہیں۔ معاشرہ میں مل جل کر رہنے کے لئے ایک نظام کی ضرورت ہے اسی نظام کی طرف اللہ تعالیٰ ہمیں بلاتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ نہ ڈالو۔

اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں خلافت کے قیام کا وعدہ فرمایا وہاں ساتھ ہی تین جگہوں پر ’’لام تاکید‘‘ اور ’’نون ثقیلہ‘‘ بیان فرما کر قیام کی ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے کہ مَیں ضرور خلافت قائم کروں گا۔ میں ضرور تمکنت بخشوں گا اور میں ضرور خوف کی حالت کو امن میں بدل دوں گا وہاں ساتھ ہی ’’کما‘‘ کے لفظ سے امت موسویہ اور امت محمدیہ کی مشابہت بیان فرمائی۔ اور ’’منکم‘‘ نے واضح کر دیا کہ مسلمانوں میں سے خلفاء آتے رہیں گے۔ جس طرح پہلے زمانہ میں سابقہ اُمت میں آتے رہے۔ حضرت موسیٰؑ کے بعد بارہ خلیفہ ہوئے اور خاتم الخلفاء اُن میں حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ہوئے۔ اسی طرح اس مماثلث اور مشابہت کے مطابق بھی اُمت محمدیہ میں رسول کریمؐ کے بعد مجددین کا سلسلہ جاری رہا۔ اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کے مطابق خاتم الخلفاء وخاتم الاولیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

رسول کریمؐ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ سے خوف کی حالت کو اللہ نے امن سے بدل دیا۔ اور آپ کے بعد اللہ نے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو خلافت کے خلعت سے نوازا۔ لیکن اسکے بعد مسلمانوں کی جو حالت تھی۔ اسپر تاریخ اسلام گواہ ہے کہ انہوں نے اس وعدہ ’’وعملوا الصّٰلحٰت‘‘ کو چھوڑ دیا تھا۔

خدا تعالیٰ کے اس پرعظمت وعدہ کی بنیاد پر سیدنا حضرت رسول کریمؐ نے اپنے بعد رونما ہونے والے حالات کے بارے میں پیشگوئی فرماتے ہوئے فرمایا:-

قَالَ حُذَیْفَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّةُ فِیْکُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنَ تَکُوْنُ ثُمَّ یَرْفَعَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکاً عَاضًا فَتَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّةً فَیَکُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَکَتَ... (مسند احمدبن حنبل جلد 6 صفحہ:273)

حضرت حُذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی اللہ تعالیٰ جب چاہے گا۔ اس نعمت کو بھی اُٹھائے گا پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب تک یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس ظلم وستم کے اس دور کو ختم کر دے گا۔ جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔

اس ارشاد نبوی میں واضح طور پر فرمایا کہ حضرت رسول اکرمؐ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام ہوگا اسکے بعد سخت گیر حکومت اور پھر جبری حکومت آئے گی اور آخر کار نبوت کے منہاج پر خلافت دوبارہ قائم ہوگی ہمارے آقاؐ کے وصال کے موقعہ پر صحابہ مارے غم کے دیوانہ ہو رہے تھے اس انتہائی کسمپرسی کے عالم میں اللہ

تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خلافت راشدہ کا بابرکت نظام قائم فرمایا اس سنہری دورخلافت میں اسلام نے غیر معمولی ترقی اور وسعت حاصل کی اسلام کی بھرپور اشاعت ہوئی۔اس دور میں مختلف مراحل پر فتنوں نے بھی سر اُٹھایا بالخصوص حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خلیفہ بنتے ہی جھوٹے مدعیان نبوت، منکرین زکوٰۃ،اورارتداد وغیرہ کے فتنوں کی وجہ سے نہایت مشکل حالات پیدا ہوئے لیکن انہوں نے بڑی ہمت، استقلال اور جراءت سے ان سب فتنوں پر غلبہ پایا اُسی طرح بعد میں بھی مشکل حالات پیدا ہوتے رہے لیکن خلافت کے قیام اوراسکی برکت سے ہر خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوتی رہی۔

اس وعدہ الٰہی اور حضرت خاتم الانبیاء، خیر الرسل کی پیشگوئی کے مطابق حضور اقدسؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ خلافت علی منہاج النبوت قائم ہو کر حضرت علیؓ پر ختم ہوئی۔اسکے بعد خلافت ایک عرصہ تک برائے نام جاری رہی لیکن 656ھ میں جب ہلاکو خان نے بغداد کو جو خلافت کا تخت گاہ سمجھا جاتا تھا نیست و نابود کر دیا۔تو اس ظاہری خلافت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

پھر رسمی خلافت کا سلسلہ چلتا رہا۔جو بالآخر پہلی جنگ عظیم میں اتحادیوں کے ترکی حکومت کا تختہ اُلٹنے کے نتیجہ میں خلافت المسلمین کا رسمی وجود کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

رسول کریمؐ نے اپنے بعد خلافت راشدہ کے قیام اوراسکے معین عرصہ کا ذکر کرتے ہوئے بھی فرمایا تھا:-

"اَلْخِلَافَۃُ ثَلَاثُوْنَ عَامًا ثُمَّ یَکُوْنُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْمُلْکُ"

(مسند احمد جلد 5 صفحہ:220)

یعنی میرے بعد قائم ہونے والی خلافت تیس سال تک جاری رہے گی اور پھر اس کے بعد ملوکیت کا دور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اور سیدنا حضرت رسول کریمؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت امام مہدی کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ کا عظیم کام سرانجام دیا۔اوراس عظیم سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ جس نے وعدہ الٰہی کے مطابق دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ پانا مقدر کر رکھا تھا۔جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ تمام ادیان پر اس کو غالب کر دے۔مفسرین نے اس آیت کو امام مہدی کے ظہور سے وابستہ کیا ہے۔لکھا ہے کہ:-

ھٰذا عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَھْدِیِّ (تفسیر جامع البیان جلد 29)

کہ یہ بات حضرت امام مہدی کے وقت میں ظہور پذیر ہوگی۔

مشکوٰۃ شریف میں بھی جہاں حضرت حذیفہؓ کی روایت کردہ حدیث درج ہے وہاں بین السطور میں یہ الفاظ لکھے گئے ہیں:-

اَلظَّاھِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِہٖ زَمَنُ عِیْسٰی وَالْمَھْدِی یہ بات ظاہر ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے اس موعود دور سے حضرت مسیح موعود اور مہدیؑ کا زمانہ مراد ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں جماعت کو آگاہ کر دیا تھا کہ آپ کی وفات قریب ہے۔مگر غمگین ہونے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ دوسری قدرت یعنی خلافت کے ذریعہ اس جماعت کو سنبھال لے گا اپنے بعد خلافت کے قیام کے بارہ میں معین رنگ میں پیشگوئی فرمائی اور ساتھ ہی جماعت مومنین کو یہ نوید بھی سنائی کہ خلافت (جو دراصل اللہ کی قدرت ثانیہ کی مظہر ہے) ایک مستقل اور پائیدار نعمت خداوندی کے طور پر ہوگی جس کا فیضان ابدالآباد تک جاری وساری رہے گا آپ کے بابرکت الفاظ عرض کرتا ہوں۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی قدر کرتا ہے۔اورانکو غلبہ دیتا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے:-

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ. اورغلبہ سے مراد ہے جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ انکی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔اسکی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔لیکن اسکی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خواب اپنے ساتھ رکھتا ہے۔مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اسی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔(۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور انکی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو بکرؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا. یعنی خوف کے بعد پھر ہم انکے پیر جما دیں گے۔ (رسالہ الوصیت صفحہ:7-6)

خدا تعالیٰ کی اس سنت کا ذکر کرنے اور حضرت ابو بکرؓ کی معین مثال بیان کرنے اور پھر اپنے وصال سے متعلق الہامات بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے احباب جماعت کو تسلی دیتے ہوئے یہ بشارت دی ہیں کہ:-

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے، بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اسکے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔''

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ:306-305)

اللہ تعالیٰ کی منشاء اور خاص الخاص تائید سے لکھی جانے والی اس بابرکت تحریر میں غیر معمولی جلالی شان اور شوکت پائی جاتی ہے جس عظیم نظام خلافت کے قیام کی بشارت آپ نے دی کہ وہ قدرت ثانیہ دائمی ہے۔ اور وہ قدرت میرے بعد ظاہر ہوگی اور جلیل القدر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مثال دے کر اپنی جماعت کو تسلی دیتے ہوئے اپنی بعثت کے عظیم الشان مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہے۔ کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جسکے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔'' (الوصیت)

اس تحریر سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اسلام کی عالمگیر اشاعت اور دیگر ادیان پر اس کے کامل غلبہ کا ظہور اور آپکی بعثت کے عظیم الشان مقصد کا حصول آپ کے بعد قائم ہونے والے بابرکت نظام خلافت کے ذریعہ مقدر ہے یہ امر خلافت احمدیہ کی عظمت کو خوب واضح کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی یہ تحریرات 20 دسمبر 1905ء کی ہیں جب اللہ تعالیٰ کے اذن کے مطابق نظام خلافت کے قیام کا وقت قریب آیا تو اسکی عظمت کی طرف دنیا کو متوجہ کرنے کے لئے علام الغیوب خدا نے بذریعہ الہام اس بارہ میں معین تاریخ سے بھی آگاہ فرما دیا۔ دسمبر 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔

''ستائیس کو ایک واقعہ'' (19 دسمبر 1907ء)

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی جلوہ نمائی دیکھیں پانچ ماہ بعد 26 مئی کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنے منصب کی تکمیل کے بعد اس دار فانی سے رحلت فرماتے ہیں۔ اور 27 مئی 1908ء کو مذہبی دنیا کی تاریخ میں ایک عظیم الشان واقعہ رونما ہوا۔ یہ واقعہ جس کی خبر خالقِ کائنات نے پہلے سے دے رکھی تھی کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ اس روز اسلام کے عالمگیر غلبہ کے آفاقی نظام کی بنیاد رکھی گئی۔ الہاماً بتائی

گئی 27 تاریخ کو جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کا قیام ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات بڑی شان وشوکت کے ساتھ پوری ہوئی اور جماعت نے قومی یکجہتی اور بھائی چارے کی ایک عظیم الشان مثال قائم کی۔اور حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت کے مطابق جماعت ایک ہاتھ پر جمع ہوئی۔اسی عظیم خلافت کے قیام کی بدولت جماعت کے اندرونی اور بیرونی فتنوں کو قلع قمع ہوتا رہا۔اور جماعت احمدیہ ہر میدان میں اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے ہوئے اور خلیفۃ المسیح کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے دن دگنی رات چوگنی ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے اشاعت اسلام کا کام اکناف عالم تک پہنچا رہی ہے۔

قارئین مشکوٰۃ! اُن لوگوں کا کیا حشر ہوا جنہوں نے خلافت ثانیہ کا انکار کرتے ہوئے اپنا نیا نظام قائم کرنا چاہا۔اس مضمون کو چھوڑتے ہوئے نظام خلافت کی اہمیت و ضرورت کی طرف آتا ہوں۔رسول کریمؐ کے واضح ارشادات موجود ہیں:-

مَامِنْ نُبُوَّۃٍ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَاخِلَافَۃٌ (کنزل العمال صفحہ:109)

یعنی کوئی ایسی نبوت نہیں جسکے بعد خلافت کا نظام قائم نہ ہو۔نیز فرمایا:-

مَـنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ مَاتَ وَهُوَ مَفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَاِنَّهٗ يَمُوْتُ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً. (مسلم کتاب الامارہ)

جو شخص اس حالت میں مرا کہ اُس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔

پس اس عظیم جری اللہ فی حلل الانبیاء کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوئی۔وہ عظیم الشان جلوے دکھائے جن کا قرآن مجید میں اس طرح ذکر ملتا ہے:

يَعْبُدُوْ نَنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا وہ خلفاء میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔اسکے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاَقِيْـمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوْا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ.

(آیت 57 سورۃ نور)

یعنی جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اسی طرح رسول کی اطاعت کرو۔

الغرض خلفاء جو انہیں امور کو تکمیل تک پہنچاتے رہے اور خلفاء کے وہی کام ہوتے ہیں جو ایک نبی کے ذمہ ہوتا ہے اس طرح نبیوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

رَبَّـنَـا وَابْـعَـثْ فِيْهِـمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِـكْـمَةَ وَيُـزَ كِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمِ. (سورۃ البقرہ:130)

اس آیت کریمہ میں نبی کے چار کام بنیادی طور پر بیان ہوئے ہیں۔جن کی تخم ریزی نبی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔اور انکی تکمیل نبی کے بعد اسکے خلفاء اور متبعین کے ذریعہ ہوتی ہے۔

(۱) يَتْـلُـوْ عَـلَيْهِـمْ اٰيٰتِكَ:- تبلیغ حق ادا کروانا۔اسلام سے باہر غیروں کو اسلام کی دعوت دینا مومنین کے عقائد اور ایمان درست کرنا۔

(۲) يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ:- فرائض شریعت سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اور تعلیم وہدایت پر عمل کروانا۔

(۳) وَالْحِـكْـمَةَ:- فرائض اور احکامات کا فلسفہ بتانا تا کہ عمل میں پختگی اور ذوق پیدا ہو۔

(۴) وَيُزَكِّيْهِمْ:- مومنین کے نفوس کا تزکیہ کرنا۔

اِن عظیم فرائض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ خلفاء کرام اپنی زندگیوں میں کماحقہٗ کوشش کرتے رہے۔اور جماعت احمدیہ کے افراد نے بھی سمعنا و اطعنا کا جؤا اپنی گردنوں پر رکھتے ہوئے اپنے پیارے خلفاء کی ہر آواز پر لبیک کہا۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:-

''اگر تم تقویٰ کی راہوں پر چل کر وَاسْمَعُوْا، اَطِيْعُوْا کا نمونہ پیش کروگے تو تمہیں اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی توفیق دے گا کہ تم اپنی جانوں، مالوں اور عزتوں سب کو اسکی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اسطرح تمہیں دل کے بخل سے محفوظ کر لیا جائے گا۔یہی کامیابی کا راز ہے۔''

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ:245-244 خطبہ جمعہ 6 مئی 1966ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اٹل ایسا جو کبھی نہیں ٹل سکتا۔زائل نہیں ہوسکتا۔اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گا۔خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا جائے گا کہ میری عبادت کروگے میرا کوئی

شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ کامل توحید کے ساتھ میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میری حمد وثنا کے گیت گایا کروگے۔ یہ وہ آخری جنت کا وعدہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا گیا ہے۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ 22/جون 1982ء صفحہ: 4-3)

نیز فرمایا:

''یہ لامتناہی ترقی کا سلسلہ ہے جس کو قرآنی اصطلاح میں خلافت کہا جاتا ہے اس سے زیادہ حسین اور کامل نظام سوچا ہی نہیں جا سکتا یہ ایک جاری سلسلہ ہے جس میں ایک کے بعد دوسرا۔ دوسرے کے بعد تیسرا نمائندہ آپ کو عطا ہوتا ہے۔ اور اسکی ذات کے ارد گرد اکٹھے رہنے کے نتیجہ میں آپ خلیفہ ہیں۔ اگر اسکی ذات سے الگ ہوتے ہیں تو آپ خلیفہ نہیں رہتے۔ یہ ایک اور پہلو ہے جسکی طرف آپکو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ من حیث الجماعت خلافت اس وقت تک ہے جب تک یہ خلافت مرتکز ہے ایک خلیفہ کے وجود میں اور یہ وجود وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے تصرف کے تابع آپ کا نمائندہ بنا دیتا ہے۔ یا اپنا نمائندہ بنا دیتا ہے۔ دونوں صورتوں میں لیکن جو شخص اس سے الگ ہو جاتا ہے اسکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من کفر بعد ذالك جو اس سلسلہ سے پھر الگ ہوتا ہے وہ گویا اس کا انکار کرتا ہے۔ جس نے اسکو خلیفہ بنایا ہوتا ہے فَأُوْلٰئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ.

قارئین کرام! یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ خلافت احمدیہ سے انحراف کرنے والے غیر مبائعین کا انجام دیکھئے کہ اس نعمت عظمیٰ سے الگ ہو کر نہ وہ جماعت رہی اور نہ ہی اُن کا کوئی خبر رکھنے والا۔ اسی طرح دنیا کے مسلمان بھی ترستے ہیں کہ دنیا میں خلافت قائم ہو اور اسلام کا بول بالا ہو۔ اس سلسلہ میں چند حوالے پیش خدمت ہیں:

علامہ اقبال لکھتے ہیں:-

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر
تا خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

(بانگِ درا)

مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب لکھتے ہیں:-

''اس وقت عالم اسلام خلافت کے اُس ضروری ادارے اور اُس مبارک نظام سے محروم ہے جس کے قیام کے مسلمان مکلّف بنائے گئے ہیں اور جس سے محرومی کا جرمانہ مختلف شکلوں میں ادا کر رہے ہیں۔'' (تعمیر حیات لکھنؤ)

مولانا ابوالکلام آزاد تحریر فرماتے ہیں:-

''تمام لوگ کسی ایک صاحب علم وعمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو۔ وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان وصداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن وسنت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں انکی بلا چوں و چرا تعمیل واطاعت کریں سب کی زبانیں گونگی ہوں۔ اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بے کار ہو جائیں صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ، صرف دل ہو جو قبول کریں۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے جانوروں کا ایک جنگل ہے۔ کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے۔ مگر نہ تو جماعت، نہ قوم، نہ اجتماع، اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں، قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں۔ مگر زنجیر نہیں ہے۔ جو بڑے بڑے پہاڑوں کو گرفتار کر سکتی ہے۔''

مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے آج سے 37 سال قبل فروری 1974ء میں لاہور میں اسلامی ممالک کی ایک چوٹی کانفرنس کے انعقاد پر اپنے اخبار صدق جدید میں ''خلافت کے بغیر اندھیرا'' کے عنوان کے تحت بڑی حسرت کے ساتھ لکھا کہ:-

''اتنے تفرق اور تشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رُخ کس طرف ہے؟ مصر کدھر اور حجاز کدھر؟ یمن کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑوں میں آج مملکت اسلامی کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی؟ ایک اسرائیل کے مقابل الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے مسلم فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں۔'' (صدق جدید لکھنؤ 8 مارچ 1974)

شیعہ اخبار صداقت، گوجرہ 29/ستمبر 1958ء میں لکھتا ہے:-

''یاد رکھیئے جس قوم اور جماعت کا ایک رہنما ایک قریبی پیشوا اور ایک سربراہ نہیں وہ قوم کبھی منظّم نہیں ہو سکتی۔ کشمکش حیات میں اس کا بقاء واستحکام مشکل ہے۔''

قارئین کرام! ایک طرف دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والی قوموں اور

خصوصاً مسلمانوں کی یہ آہ و پکار اور دنیا کی ہر بڑی اور ہر چھوٹی قوم کے سامنے بے دست و پا کھڑے ہیں۔ کوئی کہیں جا رہا ہے۔ اور کوئی کہیں اور دوسری طرف خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے بابرکت زیرِ سایہ جماعت احمدیہ کے افراد سال 2008ء میں صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقعہ پر حمد و ثناء کے ساتھ یہ گیت گاتی رہی:-

خدا را لوٹ بھی آؤ خدا کی بستی میں
تم اپنا نام لکھاؤ نہ بے وفاؤں میں
امن عالم اسی سے ہی وابستہ ہے
جو خدا سے ملائے یہی راستہ ہے

جہاں ہم سب مل کر حمد و ثنا کے گیت اور شکرانے کے سجدے بجا لا رہے ہیں وہاں ہم پر عظیم ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے مدنظر وہ عہد جو ''ایفائے عہد خلافت'' کے رنگ میں ہم نے اپنے امام سے باندھا اس کو ہمیشہ اپنا مطمح نظر بنائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جو تمام قسم کی ترقیات کے لئے ایک بابرکت راہ ہے اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ وحدت اور یکجہتی کے قیام کے لئے اور کامیابیوں کے حصول کے لئے خلافت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہیں۔ اور نسل در نسل اپنی اولادوں کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ہمیشہ اسکی سربلندی اور مضبوطی کے لئے کوشاں رہیں۔ اور اس راہ میں درپیش ہر قربانی کے لئے مستعد رہیں۔'' (مشعل راہ جلد 5 صفحہ 23، 24)

نیز فرمایا:-

''آپ کی ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہو جائے۔'' (ماہانہ خالد ربوہ سیدنا طاہر نمبر مارچ - اپریل 2004ء)

حق نے بخشا ہے امیر المؤمنین
اُسکے قدموں پر قدم رکھتے چلو
خوف کیا ہے جب ساتھ ہے اُسکے خدا
ڈھال ہے نیچے رہو بڑھتے چلو

(راشدؔ)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین اپنے پیغام میں خلافت جوبلی کے موقعہ پر فرماتے ہیں:-

''پس اے احمدیو! جو دنیا کے کسی بھی خطہ زمین میں یا ملک میں بستے ہو اس اصل کو پکڑ لو اور جو تمہارے سپرد امام الزمان اور مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کہا اسے پورا کرو۔ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے ''یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے'' کے الفاظ فرما کر یہ عظیم ذمہ داری ہمارے سپرد کر دی ہے۔ وعدے تب ہی پورے ہوتے ہیں جب ان کی شرائط بھی پوری کی جائیں گی۔

پس اے محمدی مسیح کے ماننے والو اے جو حضرت مسیح موعودؑ کے پیارے اور آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہو۔ اُٹھو اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے تیار ہو۔ کہ مسیح محمدی اپنے آقا و مطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔ دنیا کے ہر فرد تک یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہاری بقا واحد و یگانہ سے تعلق جوڑنے میں ہے۔ دنیا کا امن مہدی و مسیح کی جماعت میں منسلک ہونے سے وابستہ ہے۔ کیونکہ امن و سلامتی کی حقیقی اسلامی تعلیم کا یہی علمبردار ہے۔ جسکی کوئی مثال روئے زمین پر نہیں پائی جاتی۔ اس مسیح محمدی کے مشن کو قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں ایک انقلاب لانا ہے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوط ایمان کے ساتھ اس خوبصورت حقیقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے''(سوینیئر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر جماعت احمدیہ بھارت)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے وابستہ رہنے اور اس سے مستفید ہونے کی کما حقہٗ توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری ڈھال خلافت ہمیشہ ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین۔

خلافت کا جب تک رہے گا قیام
نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام

Prop. Zahir Ahmed M.B
Cell : 94484 22334

Hill Road, Madikari - 571201
Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com
Web : www.hotelhillviewcoorg.com

Anas Ahmad Soleja (Prop.)

Smart Foot Wear

WHOLESALE DEALER
All kinds of fancy foot wear

Parveen Palace,
Near Ramleela Ground
Sitapur Road, Lucknow, U.P.
Cell : 9336337356, 9935466400, 9670707074

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

حضرت مصلح موعودؓ کی مبلغین کو زریں ہدایات

(از طاہر احمد گلبرگی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان کے ''شعبہ تبلیغ'' کو چند زریں ہدایات فرمائیں اور اس میں یہ بھی فرمایا کہ یہ ہدایات مبلغین کرام کے لئے بھی ہیں جو کہ بہت مفید ہیں۔

یہ ہدایات ''اخبار فاروق'' میں قسط وار 14/مئی سے لے کر 21/جون 1935ء میں شائع ہوئی ہیں۔

خاکسار ان ہدایت کو قارئین مشکوٰہ کے افادہ کے لئے تحریر کررہا ہے۔ وما توفیق الاباللہ العلی العظیم.

حضرت مصلح موعودؓ نے پہلے تو مبلغ کے معنی اور اسکا کام کیا ہونا چاہئے اسکے متعلق فرمایا کہ

''مبلغ کسے کہتے ہیں اور اسکا کیا کام ہے۔ مبلغ کے معنی ہیں پہنچادینے والا۔ مگر جب ہم یہ لفظ بولتے ہیں تو اسکا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ خواہ وہ کچھ پہنچادے اسکو مبلغ کہا جائیگا۔ مگر اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ ایسا شخص جو دوسروں کو اسلام کی تعلیم پہنچائے۔ آجکل کے مبلغ تو ظلّی مبلغ ہیں بعض لوگ نبوت ظلّی پر بہت ہی بحث کررہے ہیں مگر صحیح بات یہ ہے کہ ہمارا سبھی کچھ ظلّی ہی ظلی ہے ایمان بھی ظلّی ہے اور تبلیغ بھی ظلّی ہے کیونکہ پہلے اور اصلی مبلغ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی حقیقی اور اصلی مومن ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ ہم سب ظلّی مومن ہیں۔

نیز فرمایا: پس مبلغ کا کام یہ ہے کہ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہ سارے کا سارا دنیا میں پہنچادے۔ (بحوالہ اخبار فاروق 14/مئی 1935ء)

اسکے بعد آپؓ نے تبلیغ کی تقسیم بیان کی اور ساتھ ہی مبلغ کے کام کی اہمیت کیا ہے اسکو بھی بیان فرمایا۔ آپؓ فرماتے ہیں:

''غرض دو طرح کی تبلیغ ہوتی ہے ایک ظاہر کے متعلق اور ایک باطن کے متعلق۔ وہ لوگ جو ابھی اسلام میں داخل ہی نہیں ہوئے۔ ان کے تو قفل لگے ہوئے ہیں۔ جب تک پہلے وہ نہ کھلیں ان کے باطن میں کوئی چیز داخل نہیں ہوسکتی۔ اسلئے ان کی بیرونی اصلاح کی ضرورت ہے انہیں اصولی باتیں سمجھائی جائیں۔ مگر جو اپنی جماعت کے لوگ ہیں۔ ان کے تو قفل کھلے ہوئے ہیں ان کی اندرونی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ ان میں روحانیت تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔''

نیز مبلغ کے کام کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''غرض مبلغوں کا کام بہت بڑا ہے اور اتنا بڑا ہے کہ حکومتیں بھی اس کام کو نہیں کرسکتیں۔ حکومتیں زور سے یہ باتیں منواتی ہیں کہ چوری نہ کرو، قتل نہ کرو، ڈاکہ نہ ڈالو، مگر ان باتوں کو لوگوں کے دل سے نہیں نکال سکتیں۔ حکومتیں یہ تو کرسکتی ہیں کہ مجرم کو پھانسی پر چڑھا کر ماردیں لیکن یہ نہیں کرسکتیں کہ جرم کا میلان دل سے نکال دیں مگر مبلغ کا کام دل سے غلط باتوں کا نکالنا اور انکی جگہ صحیح باتوں کو داخل کرنا ہوتا ہے پس مبلغ کا کام ایسا مشکل ہے کہ حکومتیں بھی اس کے کرنے سے عاجز ہیں۔ اور باوجود ہتھیاروں، قیدخانوں، فوجوں، مجسٹریٹوں اور دوسرے سازوسامان کے عاجز ہیں۔ (بحوالہ اخبار فاروق 21/مئی 1935ء)

اس مختصر سی وضاحت کے بعد حضور نے بائیس ہدایات جو مبلغین کے لئے نہایت ہی مفید و کارآمد ہیں انکا ذکر کیا۔ اب خاکسار مختصراً ان ہدایات کو علی الترتیب بیان کرتا ہے۔

پہلی ہدایت:۔ سب سے پہلے یہ ضروری بات ہے کہ مبلغ بے غرض ہو اور سننے والوں کو معلوم ہو کہ اسکی ہم سے کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ ورنہ اگر مبلغ کی کوئی ذاتی غرض ان لوگوں سے ہوگی۔ تو وہ خواہ نماز پر ہی تقریر کررہا ہوگا۔ سننے والوں کو یہی آواز آرہی ہوگی کہ مجھے فلاں چیز دے دو۔ فلاں دو۔ مسلمانوں کے وعظوں میں یہ بہت ہی بری عادت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ اپنے وعظ کے بعد کوئی غرض پیش کرکے امداد مانگنا شروع کردیتے ہیں۔ اور اس سے سننے والوں کے ذہن میں یہ بات داخل ہوگئی ہے کہ وعظ کرنے والے کو کچھ نہ کچھ دینا چاہئے۔ اور اسے ایک فرض سمجھا جاتا ہے۔

دوسری ہدایت:۔ دوسری بات وعظ کے لئے یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ دلیر ہو۔ جب تک واعظ دلیر نہ ہو اسکی باتوں کا دوسروں پر اثر نہیں پڑتا۔ اور اسکا دائرۂ اثر بہت محدود رہ جاتا ہے کیونکہ وہ انہی لوگوں میں جانے کی جرأت کرتا ہے۔ جہاں اس کی باتوں پر واہ واہ ہوتی ہے۔ لیکن اگر دلیر ہوتا تو ان میں بھی جاتا جو گالیاں دیتے۔ دھکے دیتے اور برا بھلا کہتے ہیں اور اس طرح اسکا حلقہ بہت وسیع ہوتا۔

تیسری ہدایت:۔ تیسری بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں لوگوں کی ہمدردی اور

ان کے متعلق قلق ہو جس جگہ گئے وہاں ایسے افعال کئے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ ہمارا ہمدرد ہے۔ اگر لوگوں پر یہ بات ثابت ہو جائے تو پھر مذہبی مخالفت سرد ہو جائے کیونکہ مذہبی جذبات ہی ساری دنیا میں کام نہیں کر رہے۔ اگر یہی ہوتے تو ساری دنیا مسلمان ہوتی۔ پس مبلغ کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ جہاں جائے۔ وہاں کے لوگوں پر ثابت کر دے کہ وہ ان کا ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔ جب لوگ اسے اپنا خیر خواہ سمجھیں گے تو اس کی باتوں کو بھی سنیں گے۔ اور ان پر اثر بھی ہوگا۔

چوتھی ہدایت:- چوتھی بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ دنیاوی علوم سے جاہل نہ ہو۔ اس سے بہت برا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص پوچھتا ہے کہ جاوا کہاں ہے گو اسکا دین یا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اگر کوئی نہ جانتا ہو تو اسکے مذہب میں کوئی نقص نہیں آجائیگا مگر جب ایک مبلغ سے پوچھا جائیگا اور وہ اسکے متعلق کچھ نہیں بتا سکے گا تو لوگ اسے حقیر سمجھیں گے کہ اتنا بھی نہیں جانتا کہ جاوا کہاں ہے جہاں تین کروڑ کے قریب مسلمان بستے ہیں۔ تو مبلغ کو جنرل نولج حاصل ہونا چاہیئے تا کہ کوئی اسے جاہل نہ سمجھے۔ ہاں یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک علم کا عالم ہو لیکن کچھ نہ کچھ واقفیت ضرور ہونی چاہئے۔

نیز فرماتے ہیں: حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے ایک بادشاہ تھا جو کسی پیر کا بڑا معتقد تھا اور اپنے وزیر کو کہتا رہتا تھا کہ میرے پیر سے ملو۔ وزیر چونکہ اسکی حقیقت جانتا تھا۔ اسلئے ٹلاتا رہتا تھا۔ آخر ایک دن جب بادشاہ پیر کے پاس گیا تو وزیر کو بھی ساتھ لیتا گیا۔ پیر صاحب نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا بادشاہ سلامت دین کی خدمت بڑی اچھی چیز ہے سکندر بادشاہ نے دین اسلام کی خدمت کی اور وہ اب تک مشہور چلا آیا ہے۔ یہ سن کر وزیر نے کہا دیکھئے حضور پیر صاحب کو ولایت کے ساتھ تاریخ دانی کا بھی بہت بڑا ملکہ ہے اس پر بادشاہ کو اس سے نفرت ہو گئی۔

پانچویں ہدایت:- پانچویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ غلیظ نہ ہو۔ ظاہری غلاظت کے متعلق بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسجد میں کوئی تھوکتا ہے تو یہ ایک غلطی ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دفن کرے۔ حضرت صاحبؑ کی طبیعت میں کتنی بردباری تھی۔ مگر آپ نے اس وجہ سے باہر لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا چھوڑ دیا کہ ایک شخص نے کئی چیزیں ساگ، فرنی، زردہ، شوربا وغیرہ ملا کر کھایا۔ فرماتے تھے اس سے مجھے اتنی نفرت ہوئی کہ قے آنے لگی اس کے بعد آپؑ نے باہر کھانا کھانا چھوڑ دیا اور اس طرح لوگ اس فیض سے محروم ہو گئے۔ جو آپ کے ساتھ کھانا کھانے کے وقت انہیں حاصل ہوتا تھا۔

چھٹی ہدایت:- چھٹی بات مبلغ کے لئے یہ ہے جس میں بہت کوتاہی ہوتی ہے کہ جو مبلغین دورے پر جاتے ہیں وہ خرچ بہت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک مبلغ کے لئے صرف یہی جائز ہے کہ وہ کرایہ لے۔ کھانے کی قیمت لے یا رہائش کے لئے اسے کچھ خرچ کرنا پڑے تو وہ لے۔ گویا میرے نزدیک ''قوت لا یموت'' یا ایسے اخراجات جو لازمی طور پر کرنے پڑیں۔ ان سے زیادہ لینا ان کے لئے جائز نہیں ہے مثلاً مٹھائی وغیرہ یا اور کوئی مزہ کے لئے چیزیں خرید دی جائیں۔ تو ان کا خرچ اپنی گرہ سے دینا چاہئے۔ ہماری حالت اور ہمارے کام کی حالت کی وجہ سے جائز نہیں ہے کہ اس قسم کے اخراجات فنڈ پر ڈالے جائیں۔ میں نے مولوی صاحب کے زمانہ میں دوستوں کے ساتھ دو دفعہ سفر کیا ہے مگر میرے نزدیک دوستوں کی جو زائد چیزیں تھیں انکا خرچ اپنے پاس سے دیا اور خود اپنا خرچ تو میں لیا ہی نہ کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کئی آدمیوں کے بنارس تک کے خرچ پر صرف ستر روپے خرچ آئے تھے۔ پس جہاں تک ہو سکے مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ بہت کم خرچ کرے۔

ساتویں ہدایت:- ساتویں بات یہ ہے کہ مبلغ میں خودستائی نہ ہو بہت لوگوں کی تباہی کی یہی وجہ ہوئی ہے خواجہ اپنے لیکچروں کی تعریف خود لکھتا اور دوسروں کی طرف سے شائع کرانے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مولوی صدر الدین خواجہ صاحب کے ایک لیکچر کی رپورٹ حضرت خلیفہ اوّلؓ کو سنا رہا تھا کہ مولوی صاحب نے اُس کے ہاتھ سے وہ کاغذ لے لیا اس کی پشت پر لکھا ہوا تھا کہ جہاں جہاں میں نے اس قسم کے الفاظ لکھے ہیں کہ میں نے یہ کہا یا میری نسبت یہ کہا گیا۔ وہاں خواجہ صاحب لکھ کر شائع کرا دیا جائے۔ حضرت مولوی صاحب نے وہ خط پڑھ کر مجھے دے دیا۔ اور میں نے اسکی پشت پر یہ ہدایت لکھی ہوئی دیکھی اسکا جو نتیجہ نکلا وہ ظاہر ہے۔ پس مبلغ کو کبھی اس بات پر زور نہ دینا چاہئے کہ فلاں جگہ میں نے یہ بات کہی اور اسکی اس طرح تعریف کی گئی۔ یا اسکا ایسا نتیجہ نکلا کہ مخالف دم بخود ہو گیا۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ سنائیں ہم نے یہ بات کہی اور اسکا ایسا اثر ہوا کہ لوگ عش عش کرنے لگے اس سے انکی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ تعریف کریں۔

آٹھویں ہدایت:- آٹھویں بات یہ ہے کہ عبادات کے پابند بنو اسکے بغیر نہ تم دنیا کو فتح کر سکتے ہو اور نہ اپنے نفس کو۔ فرض عبادات تو ہر ایک مبلغ ادا کرتا ہی ہے لیکن انکے لئے تہجد پڑھنا بھی ضروری ہے۔ صحابہ کے وقت تہجد نہ پڑھنا عیب سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب تہجد پڑھنے والے کو ولی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے تہجد اور نوافل پڑھنے ضروری ہیں۔ دوسرے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے

مگر مبلغ کے لئے تو بہت ضروری ہیں۔ پس اگر زیادہ نہیں تو کم ہی پڑھ لے۔ آٹھ کی بجائے دو ہی پڑھ لے۔

نویں ہدایت:۔نویں چیز مبلغ کے لئے دعا ہے۔ دعا خدا کے فضل کی جاذب ہے۔ جو شخص عبادت تو کرتا ہے مگر دعا کی طرف توجہ نہیں کرتا اس میں بھی کبر ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی مدد کی اور اسکے انعام کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ حالانکہ موسیٰ جیسا نبی بھی خدا تعالیٰ سے کہتا ہے رب انی بما انزلت الی من خیر فقیر کہ جو کچھ تیری طرف سے مجھ پر بھلائی نازل ہو میں اسکا محتاج ہوں۔ پس جب حضرت موسیٰ نبی ہو کر خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں تو معمولی مومن کیوں محتاج نہ ہوگا۔ ہر ایک مبلغ کو دعا سے ضرور کام لینا چاہیئے۔ اور اسکو کسی حالت میں بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

دسویں ہدایت:۔دسویں چیز مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں انتظامی قابلیت ہو اگر اس میں یہ قابلیت نہ ہوگی تو اسکا دائرہ عمل بہت محدود ہوگا اور اسکی کوششوں کا دائرہ اسکی زندگی پر ہی ختم ہو جائیگا اسلیئے اس بات کی بھی فکر ہونی چاہیئے کہ جس کام کو اس نے شروع کیا ہے وہ اسکے ساتھ ہی ختم نہ ہو جائے بلکہ اسکے بعد بھی جاری رہے۔ اور یہ ایسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے قائم مقام بنائے۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبلغ تھے مگر آپ مبلغ گر بھی تھے۔ ہمارے مبلغوں کی اس طرف قطعاً توجہ نہیں ہے وہ یہ کوشش نہیں کرتے کہ جہاں جائیں وہ اپنے قائمقام بنائیں۔ اور کام کرنے والے پیدا کریں تا کہ انتظام و ترتیب کے ساتھ کام جاری رہے یہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ مبلغ جن لوگوں کو دوسروں کی نسبت زیادہ لائق دیکھیں۔ اور جو شوق رکھیں اُن کو مختلف مسائل کے دلائل سکھائیں۔ اور ہر بار اُن میں اضافہ کرتے رہیں اور دیکھتے رہے کہ انہوں نے پہلے دلائل کو یاد کرلیا ہے یا نہیں اور انہیں یہ بھی کہیں کہ ہمارے بعد تبلیغ کرنا۔

گیارہویں ہدایت:۔گیارہویں بات جس کا یاد رکھنا مبلغ کے لئے ضروری ہے وہ نازک امر ہے بہت لوگ اسکی طرف توجہ نہیں رکھتے۔ اسلیئے بعض دفعہ زک پہنچ جاتی ہے۔ میں نے اس سے خاص طور پر فائدہ اٹھایا ہے اور یہ اُن باتوں میں سے ہے جو بہت سہل الحصول ہیں مگر تعجب ہے کہ بہت لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور وہ یہ ہے کہ دشمن کو کبھی حقیر نہ سمجھو اور اس کے ساتھ ہی کبھی یہ خیال اپنے دل میں نہ آنے دو کہ تم اسکے مقابلہ میں کمزور ہو۔

بارہویں ہدایت:۔بارہویں بات جسکا میں نے بار بار تجربہ کیا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے اسے استعمال کیا ہو اور اسکا فائدہ نہ دیکھا ہو یہ ہے کہ جب انسان تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہو تو ذہن میں جتنے علوم اور جتنی باتیں ہوں۔ انکو نکال دے اور یہ دعا کر کے کھڑا ہو کہ ''اے خدا جو کچھ تیری طرف سے سمجھایا جائے گا میں وہی بیان کرونگا۔'' جب انسان اس طرح کرے تو اسکے دل سے ایسا علوم کا چشمہ پھوٹتا ہے جو بہتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور کبھی بند نہیں ہوتا اس کی زبان پر ایسی باتیں جاری ہوتی ہیں کہ وہ خود نہیں جانتا۔ اس گر کا میں نے بڑا تجربہ کیا ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ میں پانچ پانچ منٹ تقریر کرتا چلا گیا ہوں۔ مگر مجھے پتہ نہیں لگا کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ خود بخود زبان پر الفاظ جاری ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور اسکے بعد جا کر معلوم ہوتا ہے کہ کس امر پر تقریر کر رہا ہوں۔

تیرھویں ہدایت:۔تیرھویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی پارٹی میں اپنے آپ کو داخل نہ سمجھے بلکہ سب کے ساتھ اسکا ایک جیسا ہی تعلق ہو یہ بات صحابہ میں بھی ہوتی تھی کہ کسی کو کتنی محبت اور کسی مناسبت کی وجہ سے زیادہ تعلق ہوتا تھا۔ اور وہ دوسروں کی نسبت آپس میں زیادہ تعلق رکھتے تھے اور ہم میں بھی اس طرح ہے اور ہونی چاہیئے۔ لیکن جو بات بُری ہے جس سے مبلغ کو بالا رہنا چاہیئے کہ وہ کسی فریق میں اپنے آپ کو شامل کرلے۔ ہر ایک مبلغ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہے اور ظل وہی ہوسکتا ہے جس میں وہ باتیں پائی جائیں جو اصل میں تھیں۔

چودھویں ہدایت:۔چودھویں بات یہ ضروری ہے کہ کسی کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ میرا علم کامل ہوگیا ہے۔ بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارا علم مکمل ہوگیا ہے۔ اور ہمیں اور کچھ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر اس سے زیادہ جہالت کی اور کوئی بات نہیں ہے کیونکہ علم کبھی مکمل نہیں ہوسکتا۔ میں تو علم کی مثال ایک راستہ کی سمجھا کرتا ہوں جس کے آگے دو راستے ہو جائیں پھر اسکے آگے دو ہو جائیں اور پھر اسکے آگے دو اسی طرح آگے شاخیں ہی شاخیں نکلتی جائیں اور اسطرح کئی ہزار راستے بن جائیں۔ یہی حال علم کا ہوتا ہے۔ علم کی بے شمار شاخیں ہیں اور اس قدر شاخیں ہیں۔ جن کا انتہا ہی نہیں پس علم کا خاتمہ شاخوں کی طرف نہیں ہوتا بلکہ اسکا خاتمہ جڑ کی طرف ہے کہ وہ ایک ہے اور وہ ابتداء ہے۔

پندرھویں ہدایت:۔پندرھویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ بلّغ میں کہا گیا ہے کہ پہنچادے۔ اور جس کو کچھ پہنچایا جاتا ہے وہ بھی کوئی وجود ہونا چاہیئے۔ جو معین اور مقرر ہو۔ ورنہ اگر کسی معین وجود کو نہ پہنچانا ہوتا تو یہ کہا جاتا کہ پھینک دو۔ یا بانٹ دو مگر اللہ تعالیٰ نے پہنچانا فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے معین وجود ہیں۔ جن کو انکا حصہ پہنچانا ہے۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے ''کنتم خیر امة

اخرجت للناس ۔اس میں عموم کے لحاظ سے سب انسان آ گئے ۔ان کو پیغام الٰہی پہنچانا ہمارا کام ہے۔پس کسی قوم اور کسی فرقہ کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھا جائے۔

سولھویں ہدایت:۔سولھویں بات مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے ملنا جلنا جانتا ہو۔ بہت لوگ اس بات کو معمولی سمجھتے ہیں اور اس سے کام نہیں لیتے ۔لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔اور اس طرح بہت اعلیٰ نتائج نکلتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں لوگوں کے خیموں میں جاتے اور تبلیغ کرتے تھے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھتے ہیں وہ عام لیکچروں میں نہیں آتے ان کے گھر جا کر ان سے ملنا چاہیئے ۔اس طرح ملنے سے ایک تو وہ لوگ باتیں سُن لیتے ہیں۔ دوسرے ایک اور بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔اور وہ یہ کہ اگر کبھی کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہوگی تو اگر یہ لوگ ظاہری مدد نہیں دینگے تو خفیہ ضرور دیں گے۔

سترھویں ہدایت:۔سترہویں بات یہ ہے کہ مبلغ میں ایثار کا مادہ ہو جب تک یہ نہ ہو لوگوں پر اثر نہیں پڑتا۔ جب ایثار کی عادت ہو تو لوگ خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں۔

اٹھارہویں ہدایت:۔اٹھارہویں بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دلائل دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عقلی اور دوسرے ذوقی ،عقل تو چونکہ کم وبیش ہر ایک میں ہوتی ہے۔ اس لئے عقلی دلائل کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔لیکن ذوقی دلیل ہوتی تو سچی اور پکی ہے۔ مگر چونکہ ایسی ہوتی ہے کہ مناسبت ذاتی کے بغیر اسکا سمجھنا ناممکن ہوتا ہے۔اس لئے اسکا مخالف کے سامنے پیش کرنا مناسب نہیں ہوتا کیونکہ اگر اس میں بھی ذوق سلیم ہوتا اور اسکا دل بھی قابل ہوتا ہے کہ اس بات کو سمجھ سکتا تو وہ کیوں احمدی نہ ہو گیا ہوتا اور کیوں الگ رہتا۔ اسکا تم سے الگ رہنا بتاتا ہے کہ اس میں وہ ذوق سلیم نہیں ہے۔

اُنیسویں ہدایت:۔انیسویں بات یہ ہے کہ مبلغ کوئی موقعہ تبلیغ کا جانے نہ دے اسے ایک دھت لگی ہو کہ جہاں جائے جس مجلس میں جائے جس مجمع میں جائے تبلیغ کا پہلو نکال ہی لے۔جن لوگوں کو باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ وہ ہر ایک مجلس میں بات کرنے کا موقع نکال لیتے ہیں مجھے باتیں نکالنے کی مشق نہیں ہے۔اس لئے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گھنٹہ گھنٹہ بیٹھے رہنے پر بھی کوئی بات نہیں کی جا سکتی۔حضرت مسیح موعودؑ عام طور پر باتیں کر لیتے تھے۔مگر پھر بھی بعض دفعہ چپ بیٹھے رہتے تھے۔ ایسے موقع کے لئے بعض لوگوں نے مثلاً میاں معراج الدین صاحب اور خلیفہ رجب الدین صاحب نے یہ عمدہ طریق نکالا تھا وہ کوئی سوال پیش کر دیتے تھے کہ حضور مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اس سے تقریر شروع ہو جاتی ۔تو بعض لوگوں کو باتیں کرنے کی خوب عادت ہوتی ہے اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں چپ کرانا پڑتا ہے۔مبلغوں کے لئے باتیں کرنیکا ڈھب سیکھنا نہایت ضروری ہے۔

بیسویں ہدایت:۔بیسویں بات یہ ہے کہ مبلغ بے ہودہ بحثوں میں نہ پڑے بلکہ اپنے کام سے کام رکھے۔مثلاً ریل میں سوار ہو تو یہ نہیں کہ ترک موالات پر بحث شروع کر دے میں نے اس کے متعلق کتاب لکھی ہے مگر اسلئے لکھی ہے کہ میرے لئے جماعت کی سیاسی حالت کا خیال رکھنا بھی میرا فرض ہے اور سیاسی طور پر اپنی جماعت کی حفاظت کرنا بھی میرا فرض ہے اگر میں صرف مبلغ ہوتا تو کبھی اس کے متعلق کچھ نہ لکھتا۔ کیونکہ مبلغ کو ایسی باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔اسے ہر وقت اپنے کام کا ہی فکر رکھنا چاہیئے ۔اور اگر کہیں ایسی باتیں ہو رہی ہوں جو اسکے دائرہ عمل میں داخل نہیں ہیں تو وہ واعظانہ رنگ اختیار کرے۔

اکیسویں ہدایت:۔اکیسویں بات یہ ہے کہ مبلغ کو اس بات کی بھی نگرانی کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت کے لوگوں کے اخلاق کیسے ہیں۔مبلغ کو اپنے اخلاق درست رکھنے بھی نہایت ضروری ہیں۔مگر اسکے اخلاق کا اثر مخالفین پر اتنا نہیں ہوتا جتنا ان لوگوں کے اخلاق پر ہوتا ہے جو ہر وقت اسکے پاس رہتے ہیں۔

بائیسویں ہدایت:۔بائیسویں بات مبلغ کے کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ایک حیات اور حرکت ہو یعنی اس میں چُستی، چالاکی اور ہوشیاری پائی جائے۔حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ تم جہاں جاؤ آگ لگا دو تا کہ لوگ جاگیں۔اور تمہاری باتیں سنیں۔پس چاہیئے کہ مبلغ کے اپنے جسم میں ایک ایسا جوش اور ولولہ پیدا ہو جائے کہ جو زلزلہ کی طرح اس کے جسم کو ہلا دے اور وہ دوسروں میں زلزلہ پیدا کر دے۔مبلغ جس گاؤں یا شہر میں جائے وہ سو نہ سکے بلکہ بیدار ہو جائے مگر اب تو ایسا ہوتا ہے کہ کبھی مبلغ ایک ایک ماہ کسی جگہ رہ کر آتا ہے اور لوگوں کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہاں کوئی آیا تھا۔‘‘

مضمون کے آخر پر خاکسار خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ خاکسار کو اور تمام مبلغین کو حضرت مصلح موعودؓ کی ان زریں ہدایت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

’’میری تو حق میں تمہارے یہی دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو‘‘

Mansoor
☏9341965930

Love for All Hatred For None

Javeed
☏9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:

Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu, Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☏: 22238666, 22918730

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S

M.F. ALUMINIUM

Deals in :

All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

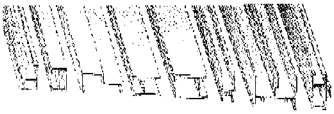

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

ملکی رپورٹیں

میڈی کری (کرناٹک):- مورخہ 27/مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ زون کرناٹک نے Madikeri کی لوکل جماعت کے ساتھ مل کر ایک کامیاب مفت طبی وذیابطیس کیمپ کا انعقاد کیا۔ اس کیمپ میں بنگلور سے آئے ہوئے ڈاکٹروں نے 300 سے زائد مریضوں کا معائنہ کیا اور مفت ادویہ جنکی قیمت 50 ہزار روپے تھی تقسیم کی۔ اس کیمپ کی خبریں مختلف اخباروں اور لوکل T.V. میں بھی دی گئیں اور اس طرح جماعت کا پیغام لوگوں تک پہنچایا گیا۔

یادگیر:- مورخہ 26 جنوری کو سرکل گولگیرہ میں جلسہ سیرت النبیؐ کا شاندار انعقاد کیا گیا جلسے سے قبل خدام نے وقارِعمل کے ذریعہ صفائی کی، جلسہ کے دوران احباب کو پانی پلانے، وتواضع کی ڈیوٹیاں اور دوسری ڈیوٹیاں بھی خدام نے دیں۔

☆- مورخہ 26 جنوری کو سرکل بلبرگہ میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر بھی خدام نے ڈیوٹیاں دیں اور ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا۔

☆- مورخہ 27 فروری کو جماعت کلسر سرکل بلبرگہ میں سرودھرم شانتی سمیلن کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس جلسہ میں مقامی جماعت کے علاوہ آس پاس کی تقریباً 8 جماعتوں نے شرکت کی۔ بہت سے غیر مسلم مذہبی وسیاسی رہنماؤں نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

اس موقع پر جماعت کی طرف سے ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا۔ اور لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ جلسے میں آئے ہوئے مہمانوں کو کنڈ زبان میں قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا۔ (مصور احمد ڈنڈوتی زونل قائد)

اُدے پور کٹیا، یو.پی.:- مورخہ 17/فروری کو جماعت احمدیہ اُدے پور کٹا میں مکرم ابن خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد عمل میں آیا، تلاوت، نظم کے بعد مکرم شریف احمد صاحب، مکرم ماجد خان صاحب اور خاکسار نے سیرت آنحضرتؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، صدارتی خطاب ودُعا اور احباب ومستورات میں شیرنی تقسیم کرنے کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (طاہر احمد پونچھی)

کٹا کشہ پور:- مورخہ 15 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ سیرت النبیؐ کا شاندار انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت، نظم کے علاوہ مکرم حافظ محمد شریف صاحب مکرم حسین صاحب اور مکرم سید کریم صاحب نے سیرت آنحضرت صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دُعا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ 20 فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں مکرم حافظ شریف صاحب اور اکبر صاحب نے تقاریر کی اور دُعا کے ساتھ یہ پروگرام بھی اختتام پذیر ہوا۔

قادیان:- (مبشر احمد خادم، ناظم تبلیغ) شعبہ تبلیغ کے تحت ماہ جنوری، فروری اور مارچ میں تین بک اسٹال لگائے گئے۔ جس میں 98 افراد کو جماعت کا تفصیلی پیغام پہنچایا گیا۔ 500 کی کتب فروخت کی گئیں 85 افراد میں لٹریچر، 500 روپیہ کی کتب تقسیم کی گئیں، 20 خدام نے ڈیوٹیاں دیں۔ گزشتہ تین مہینوں میں قادیان کے دیہاتوں میں تبلیغی ٹور منائے گئے جن میں 20 خدام شامل ہوئے۔ مورخہ 22 تا 28 فروری پہلا ہفتہ تبلیغ منعقد کیا گیا۔ اس دوران گرونانک بازار میں 23 دوکانداروں کو جماعت کا پیغام پہنچایا گیا اور کتب تحفۃً دی گئیں۔ ہر چوال کے غیر مسلم دوستوں کو جماعتی کتب دی گئیں۔

حلقہ مبارک، قادیان:- (شاکر احمد انور زعیم حلقہ مبارک) ایک تفریحی وتبلیغی ٹور مورخہ 27 تا 30 اپریل صوبہ اتراکھنڈ (دیہرادون اور مسوری) کا منعقد کیا گیا۔ اس ٹور میں کُل 19 خدام شامل ہوئے، قافلہ مورخہ 27-4-2011 کو قادیان سے بذریعہ ٹرین امرتسر کے لئے روانہ ہوا۔ کیونکہ امرتسر سے دہرادون کے لئے ٹرین جانے میں کافی وقت باقی تھا اس لئے خدام امرتسر میں بھی چند مشہور مقامات گروپ کی صورت میں گھومنے کے لئے گئے۔ اسی طرح خدام نے کچھ پمفلٹ بھی تقسیم کئے۔ مورخہ 28 اپریل کو مسوری کی سیر کی گئی۔ مسوری دہرادون سے 30km کے فاصلہ پر واقعہ ہے، نیز یہ شہر سمندر کی سطح سے 3000 mtrs اونچا ہے۔ خدام نے وہاں پر KEMPTY FALL، JAWAHAR AQUARIUM دیکھا۔ مورخہ 29 اپریل کو قافلہ دہرادون کے لئے روانہ ہوا۔ قافلہ 12 بجے دوپہر دہرادون مشن پہنچا جہاں خدام نے نماز جمعہ ونماز عصر ادا کی۔ اس کے بعد قافلہ (Forest اور IMA (Indian Military Academy (FRI Reacher Institute of India گیا۔ اس کے بعد خدام کا یہ قافلہ شام 7:30 بجے امرتسر کے لئے بذریعہ ٹرین روانہ ہوا۔ اللہ کے فضل سے ٹرین

میں ہمارے خدام کو تبلیغ کرنے کا بھی موقعہ ملا انہوں نے ایک غیر از جماعت دوست کو تبلیغ بھی کی۔

برہ پورہ، بھاگل پور:- مورخہ 3اپریل کو بعد نماز ظہر وعصر احمدیہ مسجد میں مکرم عبد الباقی صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود کا منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم کے بعد عزیز ارسان احمد، قمر احمد، مفضل احمد، سید ابو قاسم، شیخ ذوالفقار علی اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر پر صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (سید آفاق احمد معلم سلسلہ)

بنگلور:- مورخہ 6مارچ کو مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت مسجد کے صحن میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا شاندار انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت، نظم کے علاوہ مکرم محمد سعید اللہ صاحب سیکریٹری اصلاح وارشاد، مکرم حکیم خان مبلغ انچارج، مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب سیکریٹری تعلیم اور خاکسار نے آنحضرت ﷺ کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر اجلاس کے صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری 250 افراد تھی تمام حاضرین کے تواضع کا بھی انتظام تھا۔

☆-مورخہ 27 مارچ 2011ء کو مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم کے علاوہ مکرم مولانا محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج، مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب، مکرم عبید اللہ صاحب، مکرم محمد وجی اللہ صاحب، مکرم شارق احمد سہگل صاحب، مکرم محمد عظمت اللہ صاحب اور مکرم طارق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (مولوی طارق احمد مبلغ سلسلہ)

بلاری، کرناٹک:- مورخہ 15 اپریل تا 21 اپریل مجلس خدام الاحمدیہ بلاری کرناٹک کی جانب سے ہفتہ تبلیغ منایا۔ پورا ہفتہ مختلف جگہوں پر صبح ۸ بجے سے اجلاسات کرائے گئے جن میں تلاوت، نظم کے بعد ایم. مقبول صاحب مبلغ سلسلہ بلاری نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ (نور احمد قائد مجلس)

ذون بی کشمیر:- مورخہ 24 اپریل کو مجلس خدام الاحمدیہ بی. زون کشمیر کے تحت یاری پورہ کی مسجد میں مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ کا شاندار انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت، نظم کے علاوہ مکرم مولوی صفیر احمد مبلغ سلسلہ، مولوی فاروق احمد ناصر، مولوی ظہور احمد خان، مولوی ناصر ندیم نے سیرت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ آخر پر صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد افضل بٹ زونل قائد)

کپتان بنجرہ ضلع کھمم:- مورخہ 21 فروری 2011ء کو سید ناکل میر صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا جس میں خاکسار کی تقریر تھی بعدۂ صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (محمد حسین معلم)

اُدے پور کٹیا، یوپی:- مورخہ 17 فروری کو محترم ابن خان کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت نظم کے علاوہ مکرم شریف احمد صاحب، مکرم ماجد خان صاحب اور خاکسار نے سیرت رسول کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ حاضرین کی تعداد 80% تھی۔ صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ (طاہر احمد پونچھی معلم سلسلہ)

سکندر آباد:- مورخہ 27 مارچ 2011ء کو احمدیہ مسجد نور میں بعد نماز ظہر مکرم محمد عبد اللہ صاحب بدر امیر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت، نظم کے علاوہ مکرم احسان احمد طلحہ، مکرم عرفان احمد صاحب سہگل، مکرم سید اظہر علی صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ ایک زیر تبلیغ دوست بھی اس اجلاس میں شامل ہوئے بعدۂ صدارتی خطاب و دُعا تمام حاضرین کی تواضع کرائی گئی۔ جسکے لئے مکرم وسیم احمد صاحب، محمد عبداللہ صاحب، سلیم نورالدین صاحب، سید اظہر علی صاحب، طاہر احمد صاحب، ناصر احمد صاحب نے مالی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دورس نتائج ظاہر فرمائے۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ)

کرڈاپلی:- مورخہ 30 مارچ 2011ء کو جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے تربیتی جلسہ سالانہ منایا۔ اس جلسہ میں تلاوت، نظم کے علاوہ مرکز سے آئے ہوئے وفد مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے تقاریر کیں۔ آخر پر شیخ عبد العلیم صاحب امیر جماعت نے اڈیہ زبان میں خطاب و دُعا کرائی۔ آخر پر تمام حاضرین

میں شیرنی تقسیم کی گئی۔ (میر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ)

شورت کشمیر:۔ یوم مسیح موعودؑ کی خوشی میں جماعت احمدیہ شورت کے اطفال و ناصرات کے درمیان مختلف علمی مقابلہ جات کرائے گئے جیسے مقابلہ حسن قرآت، نظم خوانی، تقاریر، معائنہ ومشاہدہ و پرچہ ذہانت۔ تمام بچوں کو دو گروپ میں تقسیم کیا گیا۔ اول، دوم اور سوم آنے والے بچوں و بچیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ نیز باقی حصہ لینے والے بچوں اور بچیوں کی حوصلہ افزائی کی غرض سے ان میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔ (ظہور احمد خان خادم سلسلہ)

چھتیس گڑھ:۔ مورخہ 18 اپریل کو رائے پور میں اخبار ''نو بھارت'' کی ایڈیٹر شری شیام بیتال سے جماعت کے وفد کی ملاقات ہوئی موصوف کو جماعتی کتب و لٹریچر دیا گیا۔ مورخہ 22 اپریل کو ممبر پارلیمنٹ شری چندو لال ساہو سے ملاقات ہوئی موصوف کو جماعتی کتب دی گئیں اور جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ اسی طرح ضلع مہاسمند کے S.P شری دھرب گپتا اور S.D.O.P سرائے پالی شری پاٹلے صاحب سی ملاقات ہوئی دونوں کو جماعتی تعارف کروایا گیا۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج)

سیدنا بلال فنڈ ایک اہم اور بابرکت تحریک

اسلام و احمدیت کی تاریخ میں محض خدا تعالیٰ کی راہ میں بے شمار افراد نے اپنی جان کی قربانی کر کے شہید کی فہرست میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ خاص طور پر گذشتہ چند سالوں میں دیگر ممالک میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً آئے دن مخالفین احمدیت کی طرف سے مسلسل جماعت احمدیہ کے معصوم بے گناہ افراد کو ظلم و ستم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد اور شہدا کے خاندان خلفاء کرام کے ارشادات کے مطابق دُعا و صبر تحمل کا مثالی نمونہ دکھاتے جا رہے ہیں اور ایسے احباب اپنی جان خدا کی راہ میں پیش کر کے ہمارے لئے فرض کفایہ ادا کرتے چلے جا رہے ہیں۔

ان شہداء کے خاندان کی کفالت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا بلال فنڈ کی بابرکت تحریک فرمائی تھی۔ جس پر جماعت احمدیہ کے مخلصین نے لبیک کہتے ہوئے اس فنڈ میں حصہ لیا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی گذشتہ سال 11 جون 2010ء کے خطبہ جمعہ میں لاہور کے شہداء کے ایمان افروز حالات زندگی کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا بلال بنڈ کی بابرکت تحریک کی یاد دہانی کرواتے ہوئے شہدائے احمدیت کے لئے احباب جماعت کو اس بابرکت تحریک میں حسب توفیق حصہ لینے کے لئے تحریک فرمائی تھی۔

دفتر محاسب میں سیدنا بلال فنڈ کے نام سے امانت موجود ہے۔ احباب جماعت کو شہداء کے خاندان احمدیت کے لئے حسب توفیق اس اہم اور برکت تحریک میں چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کو اس کی توفیق دے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد قادیان)

دارالصناعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں سندات کی تقسیم

مورخہ 30 اپریل 2011ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر دارالصناعت قادیان میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت دارالصناعت کے سینئر بچوں کو سندات تقسیم کی گئیں۔

اس پروگرام میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، نائب صدر صاحبان، صدر صاحب دارالصناعت، پرنسپل صاحب دارلصناعت اور مہتممین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مہتمم و ناظمین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان بھی شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اسکے بعد صدر صاحب دارالصناعت نے پروگریس رپورٹ پیش کی جس میں دارالصناعت کی غرض وغایت پر بھی روشنی ڈالی گئی۔

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے جو کہ مہمان خصوصی بھی تھے طلباء میں اسناد تقسیم کیں اور آخر پر خطاب و دُعا کروا کر شاملین پروگرام اور صدر دارالصناعت اور پرنسپل صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ (پرنسپل دارالصناعت، قادیان)

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

believe that Allah is able to create a thing but unable to annihilate it.

54. Shahhamiyah / Sifatiyah

Followers of abu-Yaqub al-Shahham. They believe that everything determined is determined by two determiners, one the Creator and the other acquirer.

55. Khaiyatiyah / Makhluqiyah

Followers of abu-al-Husain al-Khaiyat. They believe that everything non-existant is a body before it appears, like man before it is born is a body in non-existance. Also that every attribute becomes existant when it makes its appearance.

56. Ka'biyah

Followers of abu-Qasim Abdullah ibn-Ahmad ibn-Mahmud al-Banahi known as al-Ka'bi. They believe that Allah does not see Himself nor anyone else except in the sense that He knows Himself and others.

57. Jubbaiyah

Followers of abu-'Ali al-Jubbai. They believe that Allah obeys His servants when He fulfill their wish

58. Bahshamiyah

Followers of abu-Hashim. They believe that one who desires to do a bad deed, though may not do it, commits infidelity and deserves punishment.

59. Ibriyah

They believe that Holy Prophet (pbuh) was a wise man but not a prophet.

60. Muhkamiyah

They believe that God has no control over His creations.

61. Qabariyya

They do not believe in the punishment of grave.

62. Hujjatiya

They do not believe in the punishment for deeds on the grounds that because everything is determined so whatever one does s/he is not responsible for it..

63. Fikriyya

They believe that doing Dhikr and Fikr (Remembering and thinking about Allah) is better than worship.

64. 'Aliviyah / Ajariyah

They believe that Hadhrat Ali share prophethood with Muhammad (pbuh).

65. Tanasikhiya

They believe in the re-incarnation of soul.

66. Raji'yah

They believe that Hadhrat Ali ibn-abi-Talib will return to this world.

67. Ahadiyah

They believe in the Fardh (obligations) in faith but deny the sunnah.

68. Radeediyah

They believe that this world will live forever.

69. Satbiriyah

They do not believe in the acceptance of repentance.

70. Lafziyah

They believe that Quran is not the word of God but only its meaning and essence is the word of God. Words of Quran are just the words of narrator.

71. Ashariyah

The believe that Qiyas (taking a guess) is wrong and amounts to disbelief.

72. Bada'iyah

They believe that obedience to Ameer is obligatory no matter what he commands.

1: "Islamic Encyclopedia", Published by Munshi Mehboob 'Alim (editor Newspaper Paisa, Lahore, Pakistan) p 570-572.
2:"Al-Farq Bain Al-Firaq", by Abu-Mansur 'abd-al-Kahir ibn-Tahir al-Baghdadi, Translated into English by Kate Chambers Seelye, Published by AMS Press, New York (1966).
3: "Kitab Lajawwab Masmay ba-Mazhab al-Islam" by Hakeem Maulvi Muhammad Najam al-Ghani Rampuri Ist
Edition, Published by Munshi Nau Lakshoor Lakhnau (1924)

(source: alislam.org)

☆☆☆

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER
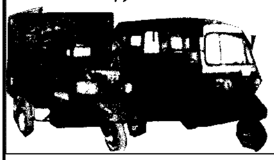
Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

from or to slaves.

33. Akhnasiyah

They do not believe in waging a war except in defense or when the opponent is known personally.

34. Shaibaniyah / Mashbiyah

Followers of Shaiban ibn-Salamah al-Khariji. They believe Allah resembles His creatures.

35. Rashidiyah

They believe that land watered by springs, canals or flowing rivers should pay half the Zakat (Tithe), while land watered by rain only should pay the full Zakat.

36. Mukarramiyah / Tehmiyah

Followers of abu-Mukarram. They believe that ignorance constitutes as disbelief. Also that Allah enmity or friendship depends upon the state of a persons belief at his death.

37. Ibadiyah / Af'aliyah

Consider Abdullah ibn-Ibad as their Imam. They believe in doing good deeds without the intention of pleasing Allah.

38. Hafsiyah

Consider Hafs ibn-abi-l-Mikdam as their Imam. They believe that only knowing Allah frees one from polytheism

39. Harithiya

Followers of Harith ibn-Mazid al-Ibadi. They believe that the ability precedes the deeds.

40. Ashab Ta'ah

They believe that Allah can send a prophet without giving him any sign to prove his prophecy.

41. Shabibiyah / Salihiyah

Followers of Shabib ibn-Yazid al-Shaibani. They believe in the Imamate of a woman named Ghazalah.

42. Wasiliyah

Followers of Wasil ibn-'Ata al-Ghazza. They believe that those who commit major sins will be punished in hell but still remain believers.

43. 'Amriyah

Followers of 'Amr ibn-Ubaid ibn-Bab. They reject the legal testimony of people from supporters of either side of the battle of Camel.

44. Hudhailiyah / Faniya

Followers of abu-al-Hudhail Muhammad ibn-al-Hudhail. They believe that both Hell and Paradise will perish and that preordination of Allah can cease, at which time Allah will no longer be omnipotent.

45. Nazzamiyah

Followers of abu-Ishaq Ibrahim ibn-Saiyar. They do not believe in the miraculous nature of the Holy Quran nor do they believe the miracles of Holy Prophet (pbuh) like splitting the moon.

46. Mu'ammariyah

They Believe that Allah neither creates life nor death but it is an act of the nature of living body..

47. Bashriyah

Followers of Bashr ibn-al-Mu'tamir. They believe that Allah may forgive a man his sins and may change His mind about this forgiveness and punish him if he is disobedient again.

48. Hishamiyah

Followers of Hisham ibn-'Amr al-Futi. They believe that if a Muslim community come to consensus it need an Imam and if it rebels and kills its Imam, no one should be chosen an Imam during a rebellion.

49. Murdariyah

Followers of Isa ibn-Sabih. They believe that staying in close communication with the Sultan (ruler) makes one unbeliever.

50. Ja'friyah

Followers of Ja'far ibn-Harb and Ja'far ibn-Mubashshir. They believe that drinking raw wine is not punishable and that punishment of hell could be inferred by a mental process.

51. Iskafiyah

Followers of Muhammad ibn-Abdallah al-Iskafi. They believe that Allah has power to oppress children and madmen but not those who have their full senses.

52. Thamamiyah

Followers of Thamamah ibn-Ashras al-Numairi. They believe that he whom Allah does not compel to know Him, is not compelled to know and is classed with animals who are not responsible.

53. Jahiziayh

Followers of 'Amr ibn-Bahr al-Jahiz. They

Followers of Muhammad ibn-'Ali al-Baqir. They believe him to be the Imam Ghaib and expected Mahdi.

10. Nadisiyah

They believe that those who consider themselves better than anyone else are Kafirs (disbelievers).

11. Sha'iyah

They believe that the one who has recited La Ilaha Il-Allah (There is none worthy of worship except Allah), whatever she or he does, will never be punished.

12. Ammaliyah

They believe that faith for one is what he/she sincerely practices.

13. Ismailiyah

They believe in the continuity of Imammate among the descendants of Ismail ibn-Ja'far.

14. Musawiyah / Mamturah

They believe Musa ibn-Ja'far to be the Imam Ghaib and expected Mahdi.

15. Mubarikiyah

They believe in the continuity of Imammate among the descendants of Muhammad ibn-Ismail ibn-Ja'far.

16. Kathiyah / Ithn 'Ashariya (the Twelvers)

They believe that expected Mahdi will be the twelveth Imam among the descendants of 'Ali ibn-abi-Talib.

17. Hashamiya / Taraqibiyah

They Predicate a body to Allah and also allege Prophet (pbuh) of disobedience to Allah.

18. Zarariyah

They believed that Allah did not live nor had any attributes till He created for Himself life and His attributes.

19. Younasiyah

Followers of Younas ibn-'Abd-al-Rahman al-Kummi. They believe that Allah is borne by bearers of His Throne, though He is stronger than they.

20. Shaitaniyah / Shireekiyah

They believed in the view that deeds of servants of Allah are substances; and a servant of Allah can really produce a substance.

21. Azraqiah

Followers of Nafi ibn-al-Azraq. They do not believe in the good dreams and vision and claim that all forms of revelation has ended.

22. Najadat

Followers of Najdah ibn-'Amir al-Hanafi. They abolished the punishment for drinking wine also they believed that sinners of this sect would not be treated in hellfire but some other place before allowed in paradise.

23. Sufriyah

Followers of Ziyad ibn-al-Asfar. They believed that sinners are in fact polytheists.

24. Ajaridah

Followers of Abd-al-Karim ibn-Ajrad. They believed that a child should be called to Islam after it has attained maturity. Also they believed booty of war to be unlawful till the owner is killed.

25. Khazimiyah

They believe Allah loves men of all faiths even if one has been disbeliever most of his life.

26. Shuaibiyah / Hujjatiyah

They believe that what Allah desires does happen no matter what and what does not happen it means Allah desires it not.

27. Khalafiyah

Followers of Khalaf. They do not believe in fighting except under the leadership of an Imam.

28. Ma'lumiyah / Majhuliyah

They believed that whoever did not recognize Allah by all His names was ignorant of Him and anyone ignorant of Him was a disbeliever.

29 Saltiyah

Followers of Salt ibn-Uthman. They believed in the conversion of adults only and if father has converted to Islam children were considered disbeliever till they reach maturity.

30. Hamziyah

Followers of Hamza ibn-Akrak. They believe that children of polythiests are condemned to hell.

31. Tha'libiyah

Followers of Tha'labah ibn-Mashkan. They believe that parents remain guardian over their children of any age until children make it clear to parents that they are turning away from truth.

32. Ma'badiyah

They did not believe in taking or giving alms

Sects in Islam

A number of lists are seen in the literature giving the names of the sects. Two I used to produce the following list are those of Islamic encyclopedia published by Munshi Mehboob 'Alim and that of abu-Mansur al-Baghdadi. Abu-Mansur al-Baghdadi's list was produced around 10th century AD and he has included an number of political movement as separate sects. Such movements differed from each other on the question of leadership and had no theological differences and thus I believe that such movements can not be considered as independent sect, so in my list I have not included such political movements as independent sects. On the other hand Munshi Mehboob 'Alim has included in his list, sects which reject some of the fundamental beliefs of Islam while abu-Mansur al-Baghdadi does not consider them to be a part of Islam. For example Ghullat and all its subsects believe in the divinity of Ali, Zanadiqiyahs and some other sects do not believe in the Day of Judgement etc. While preparing the following list I agree with Baghdadi and do not include such sects. Finally, Munshi Mehboob 'Alim has listed two sects 'Aliviyah and Ajariyah distinguishing between them on the basis that one believes in the prophethood of Ali while the other one believes that Ali was a partner in prophethood. I consider these two to be one sect. Other than the above mentioned differences the two lists I used are identical except the fact that Munshi Mehboob 'Alim divides the whole Ummah into six major branches i.e. 1.Rafidiya, 2.Kharijiya, 3.Jabariyah, 4.Qadriyah, 5.Jahmiyah and 6. Marjiyah. While abu-Mansur list the sects of Jahmiyah under the main class Marjiyah and Jabariyah under the Qadriya, thus dividing the Ummah into only four major classes, i.e. 1.Rafidiyah, 2.Kharijiya, 3.Qadriya and 4. Marjiyah. The only other difference found is that the two authors sometimes use different names for the same sect which becomes clear while looking at the beliefs associated to them. This I believe is because the two authors resided in different regions (one in Arabia the other in Indo-Pak subcontinent) at different times so perhaps the same sects may have been known with different names in different regions. I have tried to include various names given to the same sect by both authors where ever possible.

Name of the Sect

Basic Belief Distinguishing it from Others

1. Jarudiyah

Followers of Abu'l-Jarud, They believe Prophet (pbuh) designated Ali (ra) as the Imam by his characteristics but not by name.

2. Sulaimaniah / Jaririyah

Followers of Sulaiman ibn-Jarir al-Zaidi, They believed Imamat was a matter of conference and could be confirmed by two best Muslims.

3. Butriyah / Hurariyah

They did not dispute the Khilafat of Uthman, neither they attack him nor praise him.

4. Yaqubiyya

They accepted the Khilafat of Abu Bakr and Umar, but did not reject those who rejected these Khulafaa. They also believed that Muslim committers of Major sins will be in hell fire forever.

5. Hanafiyah

Followers of the Imammate of Muhammad ibn-al-Hanifah. They believe that Allah might have had a beginning.

6. Karibiyah

They believed that Imam Muhammad ibn-al-Hanifah is not dead and is the Imam Ghaib (in disappearance) and the expected Mahdi.

7. Kamiliyah

Followers of abu-Kamil. They believed companions to be heretic because they forsook their allegiance to Ali and condemn Ali for ceasing to fight them. They believed in the returning of the dead before the Day of Resurrection and that Satan is right in preferring fire to clay.

8. Muhammadiyyah / Mughairiyah

Followers of Muhammad ibn-'Abdullah ibn-al-Hassan. They do not believe that Imam Muhammad ibn-'Abdullah died and that he is Imam Ghaib and awaited Mahdi.

9. Baqiriyah

یلبرگہ سرکل کے کلور مقام پر مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ زون کرناٹک
کی جانب سے لگائے گئے ایک بک اسٹال کا منظر

جلسہ یوم مسیح موعود شولاپور مہاراشٹرا کے موقع پر سامعین کا ایک منظر

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک کے خدام و اطفال کی
وقارعمل کے موقع پر لی گئی ایک تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے مثالی وقارِعمل کے موقع پر
خدام کی ایک تصویر محترم زونل قائد صاحب کے ہمراہ

جلسہ سیرت النبی ﷺ سورو، اڑیسہ کا ایک منظر

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مبارک قادیان کے خدام کی
ٹور پر روانہ ہونے سے قبل ریلوے اسٹیشن قادیان پر لی گئی ایک تصویر

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/12

Vol : 30
Monthly

May 2011

Issue No. 5
Qadian

MISHKAT

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 Rs. 20/-

Chairman : Hafiz Makhdoom Sharif

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph : 09878047444

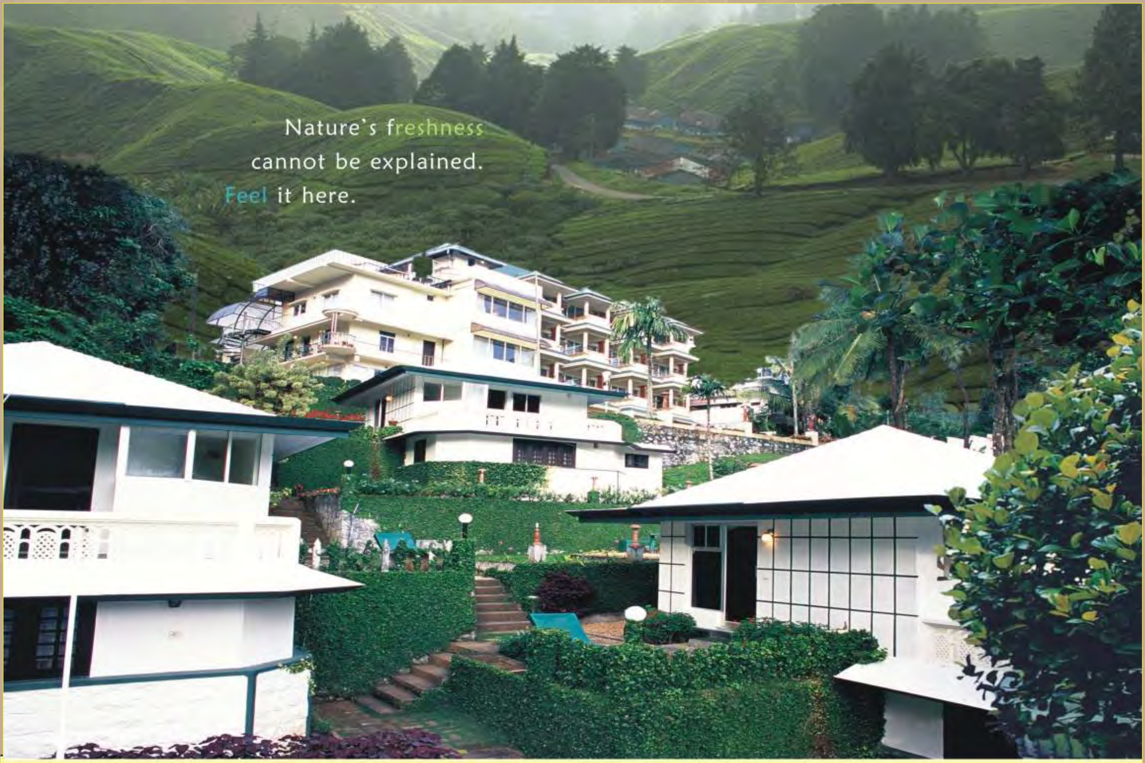

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com